جنوری ۲۰۲۱

29
TWENTY NINE YEARS
OF PUBLISHING

ماہنامہ

ولی اللہ

ارمغان

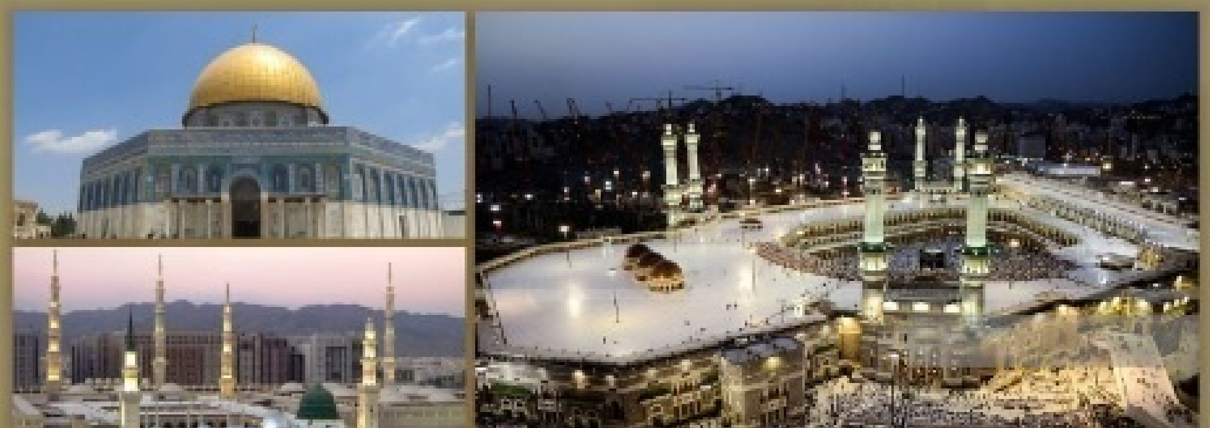

₹ 25/-

ARMUGHAN, PHULAT
Muzaffar Nagar-251201 (U.P.)

پھلت، ضلع مظفر نگر (یوپی)
www.armughan.net

جمعیت شاہ ولی اللہ
JSW
Jamiat Shah Waliullah

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۲۹ شمارہ ۱ جنوری ۲۰۲۱ء مطابق جمادی الاول ۱۴۴۲ھ

سر پرست :

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

مدیر

وصی سلیمان ندوی

مجلس مشاورت

☆ مولانا محمد طاھر ندوی

☆ مولانا محمد اقبال قاسمی

☆ مفتی محمد ھارون مظاھری

پتہ

دفتر ارمغان

پُھلت ضلع مظفر نگر

Phulat, Distt. Muzaffar Nagar

251201 (U.P.) INDIA

Mob : +91-7060450315

9359774316 , 9412411876

e-mail : arm313@gmail.com

armuganphulat@yahoo.com

Website: www.armughan.net

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں

ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفرنگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی

سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری

مشیر اعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی

مشیر قانونی : امجد علی ایڈوکیٹ

موبائیل : 9897354040

زر تعاون

❖ فی شمارہ 25 روپے ❖ سالانہ 300 روپے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500 روپے

❖ اعزازی تعاون 1000 روپے ❖ بیرونی ممالک سے 30 امریکی ڈالر ❖ لائف ممبرشپ 8000 روپے (برائے ۲۰ سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفرنگر سے چھپوا کر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفرنگر سے شائع کیا

(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرس

☆	(اداریہ)	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	غیر مسلموں میں سیرت پاک کا تعارف...	مولانا محمد کلیم صدیقی	۵
☆	نعت شریف	جناب ڈاکٹر جمیل مانوی	۱۲
☆	لو جہاد، حقیقت اور پروپیگنڈہ	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۳
☆	غزل	جناب جمال ہاشمی کھتولوی	۱۵
☆	اصل انبیائی مشن کیا ہے؟	ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی	۱۶
☆	نسیم ہدایت کے جھونکے (انٹرویو)	جناب اعجاز عبید	۱۹
☆	دعوتی سوالات اور میرے جوابات	جناب ریاض موسیٰ ملیباری	۲۵
☆	ظفر الامانی کے مصنف مولانا محمد عبدالحی	مولانا مطیع الرحمٰن عوف ندوی	۲۹
☆	سکھ مت کے بانی گرونانک	جناب غلام نبی کشافی	۳۱
☆	مولانا عبدالقدیر قاسمی لکرالوی	مولانا ارمغان بدایونی ندوی	۳۴
☆	خبروں کی دنیا	محمد ادریس ولی اللہی	۳۶
☆	فقہی مسائل	مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی	۳۷
☆	کتاب نما	مولانا ناصر الدین مظاہری	۳۸
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **جنوری** سے ختم ہو رہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

لو جہاد آرڈی ننس

ہمارے ملک میں ایک طویل مدت سے تبدیلی مذہب کے سلسلہ میں عیسائی مشنریز کی سرگرمیوں کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے، اور وقفہ وقفہ سے ملک بھر میں کٹر مذہبی تنظیمیں اس کے خلاف واویلا کرتی اور سخت گیر کاروائیاں کرتی رہی ہیں، ادھر کچھ سالوں سے اسلاموفوبیا کے نام سے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو عالمی تحریک چلائی گئی ہے، اس کے اثرات خاصے وسیع پیمانے پر ہمارے ملک میں بھی دکھائی دے رہے ہیں، اس سلسلہ میں مسلم تاریخ اور اسلامی تعلیمات، طلاق وغیرہ پر اعتراضات کے ساتھ موب لنچنگ اور لو جہاد کے نام پر مسلمانوں کو ہراساں کرنے اور اس کے خلاف ماحول بنانے کا کام جاری ہے۔

ہمارے یہاں کئی سال قبل سنہ ۲۰۱۳ء میں ''لو جہاد'' کے موضوع کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا، اور یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ مسلم نوجوان، ہندو لڑکیوں کو دامِ محبت میں گرفتار کر کے ان سے شادی رچا کر تبدیلی مذہب پر مجبور کرتے ہیں؛ ہمارے ضلع مظفر نگر میں ایسے ہی ایک واقعہ کو بنیاد بنا کر منظّم فسادات پھوٹ پڑے تھے، جس میں ۶۲ لوگوں کا قتل، اور ہزاروں افراد کو نقل مکانی کی تکلیف دہ اذیت سے گذرنا پڑا تھا، اور کتنے ہی لوگ اب تک اس کی تلخ یادوں سے چھٹکارہ نہیں پاسکے ہیں، اور دردر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔

لو جہاد کے بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ ہندوستانی مسلمان ایک منظّم پلاننگ کے تحت ہندو عورتوں سے محبت کا ڈرامہ رچا کر نکاح کرتے ہیں، اور اس طرح اپنے مذہب کی تبلیغ کر کے ''لو جہاد'' کا کام کر رہے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں مشرک عورتوں سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہی نہیں ہے، بلکہ مشرک عورتوں کے ساتھ ان کے نکاح کی ممانعت کی گئی ہے، اسلام میں تو اس کو بھی پسند نہیں کیا گیا ہے کہ کوئی مرد یا عورت کسی سے شادی کرنے کے لئے اسلام قبول کرے۔ اور قبول اسلام سے اس کی غرض حق کی تلاش اور اللہ کی خوش نودی نہ ہو۔

لیکن جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جب ظالم کی نیت بگڑتی ہے تو کوئی دلیل اور حجت کام نہیں آتی، اس لئے پچھلے دنوں اتر پردیش کی حکومت کی کابینہ نے ''غیر قانونی تبدیلی مذہب مانع آرڈیننس ۲۰۲۰ء کو منظوری دے دی، اور اسے گورنر کے حوالہ کردیا، یوپی کی گورنر مسز آنندی بین کے دستخط کے بعد اب یہ قانون نافذ العمل ہوگیا ہے، اور ریاست میں جبری تبدیلی مذہب کے خلاف قانونی سازی کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ لو جہاد کے خلاف منظور شدہ حالیہ قانون میں درج ذیل چیزیں شامل کی گئی ہیں: قانون میں بین مذہبی شادی کے لیے اجازت طلب کرنے کی غرض سے عرضی کا ایک ڈرافٹ بھی شامل کیا گیا ہے، اس قانون کی رو سے تبدیلی مذہب کی غرض سے کی جانے والی تمام شادیاں غیر قانونی قرار پائیں گی، ایسی تمام تنظیموں کے رجسٹریشن ختم کردئے جائیں گے جن کے تحت بڑے پیمانے پر تبدیلی مذہب کیا جارہا ہو، نیز عام حالات میں اس قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک تا پانچ سال کی قید اور ۱۵ ہزار روپئے کا جرمانہ ہوگا، شادی سے قبل نام چھپانے کی صورت میں ۱۰ ر سال سزائے قید بھگتنی پڑے گی، ذرائع کے مطابق تبدیلی مذہب کے عمل کو قابل سزا اور غیر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ضمانتی جرم کے زمرے میں رکھا گیا ہے، اب اس قانون کے بعد شادی کی غرض سے آنے والے دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے جوڑوں کو دو ہفتہ قبل ضلع مجسٹریٹ کو اپنی شادی کی اجازت کے لیے درخواست دینی ہوگی، الگ الگ مذہب سے تعلق رکھنے والے جوڑوں کو بغیر اجازت شادی کرنے کی صورت میں چھ ماہ سے تین سال کی جیل اور ۱۰ ر ہزار روپے جرمانہ ادا ہوگا۔

سوال یہ ہے کیا واقعی ملک میں لو جہاد جیسی کوئی چیز موجود ہے، یا یہ محض فرقہ پرستوں کا بلنڈر ہے؟ بھگوا تنظیمیں یہ کہتے نہیں تھکتیں کہ ملک کے مسلم نوجوان ہندو لڑکیوں کو دام محبت میں پھنسا کر مذہبِ اسلام میں داخل کررہے ہیں، اور یہ مسلمانوں کی ایک منصوبہ بند کوشش ہے۔ جب کہ زمینی حقائق اس کے برخلاف ہیں اور یہ سراسر فرقہ پرست ذہنیت کا پروپیگنڈہ معلوم ہوتا ہے، ابھی اسی سال 2020 کے ماہ فروری میں ہندوستان کے مملکتی وزیر داخلہ جی کشن ریڈی نے لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ملک میں لو جہاد نام کی کوئی چیز نہیں ہے، اسی طرح اب تک کسی سراغ رساں ایجنسی نے اس سلسلہ میں کوئی اطلاع یا رپورٹ نہیں دی ہے، اس کے علاوہ مرکزی حکومت یا ریاستوں نے بھی کوئی ایسا سروے نہیں کرایا ہے، جس سے پتہ چلے کہ ملک میں لو جہاد کے کتنے معاملات پائے گئے ہیں، ان سارے حقائق کے باوجود حیرت کی بات یہ ہے کہ بی جے پی کے زیر اقتدار تین ریاستوں اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور ہریانہ میں مبینہ لو جہاد کے خلاف قانون سازی کی جا چکی ہے۔

ریاستی حکومتوں کی اس قانون سازی کو لے کر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ملک کا دستور اور سپریم کورٹ باہمی رضامندی سے دو بالغوں کو بلا امتیاز جنس بھی، یعنی صرف دو مردوں کو آپس میں، یا صرف دو عورتوں آپس میں شادی کر کے ایک ساتھ رہنے کی اجازت دیتا ہے، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر بغیر شادی کے بھی (لو ان ریلیشن شپ کے نام پر) مرد و عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا اور اسے شخصی آزادی کا ایک حصہ سمجھتا ہے تو پھر لو جہاد کے نام پر یہ قانون سازی کیوں کی جارہی ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ ''ہیں کو اکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ'' اور کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں۔

جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے تو اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی بھی مرد و زن کو جبراً اسلام میں داخل کرنے کی اجازت نہیں، جب تک کوئی شخص بہ رضا و رغبت دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوتا، وہ مسلمان ہی نہیں سمجھا جا سکتا، تو پھر مسلمانوں کی طرف سے تبدیلی مذہب اور قبول اسلام کے لیے جبر و اکراہ کے کیا معنی؟ اس کے علاوہ اسلام غیر مسلم عورتوں کو تو درکنار، مسلمان اجنبی عورتوں پر بھی نگاہ ڈالنے سے منع کرتا ہے، اور ان کے ساتھ بے محابا میل جول پر پابندی عائد کرتا ہے، تو ایسا پاکیزہ مذہب کیوں کر عشق و معاشقہ کی غلط کاریوں کی اجازت دے سکتا ہے، اور اس کے لئے کیوں زبردستی کی اجازت دے سکتا ہے؟

اس کے برخلاف اس وقت ملک میں مسلم لڑکیوں کے غیر مسلم لڑکوں کے شادی کرنے کے واقعات بڑی کثرت سے پیش آرہے ہیں، جس کا اندازہ سوشل میڈیا کی رپورٹوں اور رجسٹرار آف میریج کے دفتروں کی تفصیلات سے کیا جا سکتا ہے، ضرورت ہے کہ ہمارے اندر اس سلسلہ میں بیداری پیدا ہو، اور ہم اپنی خواتین اور بیٹیوں کے بارے میں فکرمند ہوں، اور مخلوط تعلیم اور مسلم خواتین کو دوسروں کی طرف مائل کرنے والے ممکنہ ذرائع کا سد باب کیا جائے، اور ایسے واقعات کو روکنے کی کوشش کی جائے جن میں مسلمان لڑکا غیر مسلم لڑکی کو بیاہ کر لے آتا ہے یا مسلمان لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بندھ جاتی ہے، انھیں بتایا جائے کہ یہ گناہ کی زندگی ہے، شریعت کی نگاہ میں کفر و اسلام کے درمیان نکاح نہیں ہوتا، اس سے مسلم معاشرہ کو بھی نقصان پہنچتا ہے، اور عمومی امن بھی درہم برہم ہوتا ہے۔

وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

غیر مسلموں میں سیرت پاک کا تعارف کرانا بھی دعوتی ذمہ داری ہے

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی سیرت پاک پر تازہ تصنیف کے لئے لکھا گیا ایک تعارفی مضمون

مولانا محمد کلیم صدّیقی

اس دنیا میں آنے سے قبل انسان کے لئے اس کی ماں کے پستانوں میں بلا طلب دودھ اتارنے والے رب اور خالق کائنات نے اس زمین وآسمان کی کل مخلوقات کو انسان کا خدمت گذار بنا کر اشرف المخلوقات انسان کو اس بارات کا دولھا بنایا، اور خود اعلان فرمایا:

وسخر لکم ما فی السموت وما فی الارض جمیعا منه (الجاثیہ:۱۳)

اوراس نے تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو اپنی طرف سے

زمین کے اس دولھا جس کے لئے یہ پورا اسٹیج سجایا گیا، اس کا مزاج اس کی فطرت اور ضرورت کو اس کے پیدا کرنے والے سے زیادہ کون جان سکتا ہے:

ألا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر، (سورہ الملک:۱۴)

کیا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا، اور وہ باریک بیں اور خبر رکھنے والا ہے۔

اس انسان کے خالق اور رب نے انسان کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ جو نعمت جو اس کے لئے بنائی گئی ہے، اس کے استعمال کا طریقہ جانے بغیر اس سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں، کوئی قیمتی سے قیمتی نعمت اگر اس کے استعمال کا صحیح طریقہ اسے معلوم نہ ہو، تو اس سے فائدہ اٹھانا تو درکنار، انسان اس کا استعمال کرے گا تو بعض مرتبہ ہلاکت مول لے سکتا ہے۔ پیدا کرنے والے رب نے انسان کو سماجی حیوان کے طور پر پیدا کیا، اور ایک سماجی تانے بانے سے اس کی زندگی کی چولوں کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے ہر انسان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے کس طرح سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کیسے تابناک بنائے، اسی عارضی دنیا میں، جہاں اس کو ابدالآباد آخرت کی زندگی کی کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہے، کی آرام، راحت، عزت کی زندگی گذار کر، مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی میں جہنم کی سزاؤں سے بچ کر، اللہ کی رضا، جنت اور اس کی راحت وعزت اور آرام کا سامان کیسے جمع کرے، اس کے لئے رب کائنات نے پہلے ہی دن سے، سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو آسمانی صحیفے عطا کئے، اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے انبیاء کو بھی صحف سماوی اور آسمانی بڑی کتابیں عطا فرمائیں، اور آخر میں قرآن مجید کی شکل میں اس کا آخری مکمل اپٹوڈیٹ ایڈیشن جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور چونکہ انسان کا مزاج یہ بھی ہے کہ کوئی کام خاطر خواہ مناسب طریقہ پر کرنا سیکھنے کے لئے، اس کے لئے صرف کتاب ہی کافی نہیں ہے، ایک انسان ڈرائیونگ کے اصولوں پر پی ایچ ڈی کرلے اور اس کو ڈرائیور کوچ، اسٹیرنگ پر بیٹھ کر عملاً ڈرائیونگ نہ سکھائے، تو ہر گز کوئی انسان ڈرائیور نہیں بن سکتا۔ اللہ کی رحمت کے قربان کہ انسان کی اس فطری ضرورت کا خیال فرما کر اللہ تعالیٰ نے صرف آسمانی صحیفوں اور کتابوں پر بس نہیں فرمایا، بلکہ پہلے ہی دن سے، سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو نبی بھی بنا کر بھیجا۔ ایک کے بعد ایک ہر دور اور ہر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

علاقہ میں کم وبیش سوالاکھ انبیاء اور رسل بھیجے، جو انسانوں کو اس زندگی کی گاڑی کی ڈرائیونگ اور اللہ کی نعمتوں کے استعمال اور ان سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ انسانوں کو سکھلاتے رہے۔ انسان کا مزاج یہ بھی ہے کہ اس کے لئے اس کی عمر اور شعور کی ترقی کے ساتھ اس کی زندگی کے اصول اور تقاضے بدلتے رہتے ہیں، بچہ جب شیر خوار ہوتا ہے تو اس کے لئے زندگی گزارنے اور اس کے خوردونوش کے ضابطے کچھ اور ہوتے ہیں، اور جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا جاتا ہے اور اس کا شعور بیدار ہوتا جاتا ہے، تو زندگی گزارنے کے ضابطے بدلتے جاتے ہیں، اور بلوغ کے بعد اس پر مکمل ضابطوں کی پابندی عائد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جیسے جیسے انسانیت کا شعور بیدار ہوتا گیا اور اس کے اندر اللہ کی بنائی گئی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت بڑھتی گئی، تو اسی لحاظ سے، دین کے اصولوں میں یکسانیت کے ساتھ، شریعت کے ضابطے تبدیل ہوتے گئے، اور آخر میں نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر اس دین وشریعت کو مکمل فرمادیا، اور آپ کی ذات پر تکمیل دین اور تکمیل نعمت کا اعلان کردیا گیا:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (سورۃ المائدۃ:۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی، اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کرلیا

پہلے انبیاء کے لائے ہوئے دستور اور شریعتیں وقتی اور علاقائی تھیں، کوئی کسی علاقہ کے لئے، کوئی کسی علاقہ کے لئے، کوئی کسی زمانے کے لئے، کوئی کسی زمانہ کے لئے۔ جب کہ بعض نبی تو صرف کسی خاص خاندان اور قبیلہ کے لئے بھیجے گئے۔ لیکن نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، نبوت کے خاتمہ کی مہر لگا کر قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا، اس لئے اب آپ کے بعد صرف اور صرف آپ کے دین کو ساری انسانیت کے لئے دین اور آپ کی سیرت اور حیات کو پوری انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا، ارشاد باری ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام (سورہ آل عمران:۱۹)

بلاشبہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (سورہ آل عمران:۸۵)

اور جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا

اور ارشاد ربانی ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر (سورہ احزاب:۲۱)

بلاشبہ رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے تمہارے لئے، یعنی اس کے لئے جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتا ہو

ہر آنے والے رسول نے اپنی امتوں اور اپنے ماننے والوں کو اس عہد کی وجہ سے، جو پیدا کرنے سے پہلے ان کی روحوں سے لیا گیا تھا، بتایا اور ان سے عہد لیا کہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے اس ضابطہ حیات اور دین کی آخری، مکمل اور فائنل شکل لے کر دین کو مکمل کرنے کے لئے آخری رسول تشریف لانے والے ہیں، تم میں سے جو اُن کا زمانہ پائے، اس کو صرف اور صرف ان کی پیروی سے ہی نجات ملے گی، اسی طرح سارے آسمانی صحیفوں اور کتابوں میں آپ کے تشریف لانے اور آخری رسول ہونے کی خبر دی گئی۔

کائنات کے بااقتدار مالک، رب السماوات والارض نے چونکہ اپنی علم وحکمت میں قرآن مجید کو قیامت تک کے لئے منشور اور ضابطہ حیات بنایا، اس لئے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے کر اعلان فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ، (الحجر:۹)

بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اورعملی قرآن مجید یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اورزندگی کومحفوظ کرنے کا بھی عجیب وغریب نظم فرمایا کہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت اور رفاقت کے لئے صحابہ کرام کی ایسی ہوش مند،قدردان اورمؤقر جماعت پیدا فرمائی ،جس نے چودہ سوسال پہلے اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک اورسنت کوانتہائی باریکی سے پرکھا،سمجھا اوراس کوانتہائی مستندحوالوں کے ساتھ اس قدرجزوی طورپرمحفوظ کرکے انسانیت تک پہنچایا کہ آج ویڈیوگرافی کے دورمیں،اس سے زیادہ محتاط انداز میں،باریک سے باریک جزوی طورپرکسی کی زندگی کومحفوظ کرناممکن نہیں ۔ آج میڈیا،ویڈیوگرافی،سیٹلائیٹ کے دورمیں دنیاکے کسی بڑے بڑے سے فرمانروا،ایکٹر،کرکیٹر اورقائدکی زندگی ٹیکنالوجی کے عروج کے باوجود ہمارے سامنے اس طرح محفوظ نہیں ملتی،جس طرح چودہ سوسال پہلے اونٹ بکریاں چرانے والے صحابہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اورحیات طیبہ کومحفوظ کرکے ہم تک پہنچایا ہے۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کاایک ایک جز ہمارے سامنے مستندسیرت اوراحادیث کی کتابوں کے ذریعہ محفوظ ملتاہے کہ صاف شفاف طورپرایک چلتی پھرتی ذات ہمیں اپنے سامنے محسوس ہوتی ہے۔آپ ﷺ ناخن کس ترتیب سے کاٹتے تھے؟ کھانا کھانے کے بعدانگلیاں کس ترتیب سے چاٹتے تھے؟سونے کا اندازکیا ہوتا تھا؟چلنے کاانداز کیا تھا؟کھانے پینے،رہنے سہنے غرض پوری حیات کاایک ایک جزکھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔

۱۹۹۸ءمیں برطانیہ کےعیسائی تاریخ کے ایک محقق آئزک موسز(اسحاق موسیٰ)جنہوں نے مستشرقین کے تحقیقی مرکز اسلامک ریسرچ سینٹرآف میونخ(مغربی جرمنی)میں اسلام اورپیغمبراسلام کی مخالفت اورتنقیدمیں اپنی پی ایچ ڈی،ہائپوسائی آف محمدس فالووَرس(Hyposichy of Mohammad's Folllowers)کے نام سے لکھنا شروع کی تھی،ریسرچ کے دوران،مطالعہ نے ان کے ذہن کے دریچے کھول دیئے،اور انہوں نے اپنی ریسرچ کا ٹاپک بدل کرہسٹوریکل مریکل اِن لائف بایوگرافی آف محمدا ینڈ ہزفالووَرس..کردیا تھا،اور برطانیہ کے مستنداخباروں میں اس ریسرچ پراداریئے لکھے گئےاورعلمی اور تاریخی دنیامیں بھونچال پیدا کردیا،چندسال بعدانہوں نے اسلام قبول کرلیا،اس تحقیقی مقالہ کی تمہید میں ڈاکٹراسحٰق موسی نے ۱۹۶۲ء کی ایک ریسرچ کا ذکر کیا ہے،جوڈاکٹر بنجامن جیکب نے اللہ کے آخری رسول کی سیرت پاک پرکی تھی،اورحسن اتفاق سے ڈاکٹر بنجامن جیکب بھی اپنی ریسرچ کے دوران مسلمان ہوگئے تھے،ڈاکٹر اسحٰق موسی نے لکھاہے کہ ۱۹۶۲ءمیں ڈاکٹر بنجامن نے پوری علمی دنیاکواس انکشاف سے حیرت میں ڈال دیا تھا کہ چودہ سوسال پہلے اونٹ بکریاں چرانے والوں نے اپنے بدوی دورمیں اسلام کے پیغمبرصلی اللہ علیہ وسلم کے فالوورس(صحابہ)نے اپنے نبی کی زندگی کواتنی باریکی سے دیکھا،اورسمجھا پرکھااورانتہائی احتیاط اورمستندحوالوں سے محفوظ کرکے،بعدوالوں تک پہنچایاکہ آج ان حوالوں اورمعلومات کے ذریعہ اللہ کےرسول ﷺ کی نبوی زندگی کے دنوں کااس طرح چارٹ بنایا جاسکتا ہے کہ پہلا دن کس کام میں گذرااوردوسراکس کام میں۔ڈاکٹراسحٰق موسیٰ نے لکھاہے:مگر جب میں نے اپنی ریسرچ کے دوران سیرت کی کتابوں کو پڑھا اوراحادیث کی کتابوں کو کھنگالا،تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ڈاکٹر بنجامن کی تحقیق ناقص تھی،اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ نے اپنے نبی کی زندگی کواتنی باریکی سے دیکھا،سمجھااورآخری درجہ میں مستند ترین حوالوں سے ہم تک پہنچایاہےکہ ان حوالوں اورمعلومات کی مدد سے ہم اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کی گھڑیوں کا چارٹ بنا سکتے ہیں،غارحرامیں جبرئیل علیہ السلام سےکتنی دیرکیا مکالمہ ہوا؟ جبرئیل کے جانے کے بعدغارحرامیں کتنی دیرتوقف فرمایا؟پھرغار حرامیں کس جگہ قدم رکھ کرنیچے اترے؟مکہ مکرمہ کس راستہ سے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

گئے؟ گھر میں حضرت خدیجہؓ سے کیا کیا بات ہوئی؟ کتنی دیر چادر اوڑھ کر آرام کیا؟ ورقہ بن نوفل کے پاس کس راستہ سے تشریف لے گئے؟ وہاں کتنی دیر تک کیا کیا بات ہوئی؟ یہاں تک کہ وصال تک کی گھڑیوں کا چارٹ بنایا جاسکتا ہے۔

چونکہ ازل سے ابد تک سب کچھ کا علم رکھنے والے عالم الغیب والسماوات رب نے صرف اور صرف آپ کی ذات عالی کو پوری دنیائے انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ، (اکیلا رول ماڈل اور کامل رول ماڈل) بنایا تھا، اس لئے آپ کے اقوال واحوال کو خلط ملط اور شیطان اور باطل کی ملاوٹ اور تلبیس سے بچانے کے لئے ،امت مسلمہ میں محدثین، سیرت نگاروں، اور مؤرخین علماء کی ایک جماعت بھی پیدا کی، جنھوں نے اس عملی قرآن یعنی سیرت پاک کو ہر رطب و یابس اور شیطانی جھوٹی ملاوٹوں سے بچانے کے لئے فنون درفنون ایجاد کئے۔ جس طرح قرآن ناطق، جس کا ایک وصف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ بھی فرمایا ہے: **لا تنفد عجائبه** (اس کے عجائب وغرائب کبھی ختم نہیں ہوں گے) بالکل اسی طرح عملی قرآن، سیرت رسول ﷺ کے عجائب وغرائب بھی (جس کے ذریعہ سے دنیا اپنے شعور اور سائنسی تحقیقات کے عروج پر چڑھی ہے) کھلتے ہی جائیں گے۔ حیرت ناک بات یہ ہے کہ سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کی بکریوں کے حالات اور اونٹوں کے حالات پر، گھوڑوں اور ہتھیاروں پر، حتی کہ آپ کے نعلین مبارک (جوتوں) پر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں اس حقیر نے ایک سیرت کی لائبریری میں حاضری دی، وہاں ایک الماری میں ڈاکٹر عبدالجبار رفاعی کی تصنیف کی زیارت ہوئی، جس کا نام ''معجم ماکتب عن الرسول واہل البیت'' تھا، جو جامع ازہر سے ان کی پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ شاید ۱۸؍جلدوں میں تھی، اس میں انھوں نے صرف سیرت پاک کی کتابوں کی فہرست اور انڈکس تیار کیا ہے۔ کتاب کا نام، زبان، مصنف کا نام، پتہ، کتنے صفحات پر مشتمل ہے، مطبوعہ ہے یا مخطوطہ، اور کہاں سے دستیاب ہے، اور چند ایک سطروں کا تعارف اس میں درج کیا گیا ہے، نمبر شمار دیکھنے کے لئے اس حقیر نے آخری جلد کو اٹھایا تو آخری کتاب کا نمبر شمار 29774 (انتیس ہزار سات سو چوہتر) تھا، اس میں ان کتابوں کا سیرت پاک کے موضوع پر ڈاکٹر عبدالجبار نے تعارف کرایا ہے، جن تک ان کی دسترس ہوئی، جن میں ایک کتاب 85 جلدوں میں بھی تھی، جس کو ڈاکٹر صاحب نے ایک ہی کتاب شمار کیا ہے، ایک کتاب عربی زبان میں کسی شام کے عالم کی تھی، جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کے صرف نعلین (جوتوں) پر لکھی گئی عربی زبان کی کتابوں کا تعارف کرایا گیا ہے، صرف نعلین شریفین پر اس کتاب میں عربی زبان کی 55 کتابوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

یہ کوئی اتفاق نہیں ہے، بلکہ کائنات کو بنانے اور اپنے علم و قدرت سے چلانے والے کائنات کے رب نے، اپنی سنت اور علم وحکمت میں پوری انسانیت میں صرف اور صرف نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات عالی کو اور آپ کی سیرت کو اسوہ مبارکہ اور اسوہ حسنہ، اور انسانوں کے لئے اکیلا رول ماڈل بنانا طے کیا تھا۔ اس کے لئے آپ کی حیات مبارکہ کو ایسے مستند اور معتبر طریقے سے محفوظ کرنے کا نظم فرمایا، نبی آخر الزماں ﷺ کے مقابلہ میں، دنیا کے بڑے بڑے قائدین، مذہبی پیشواؤں، اور انبیاء کرام تک کے حالات کا ہزارواں حصہ بھی محفوظ نہیں ملتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی کریم ﷺ کے سب سے قریب کے زمانہ کے پیغمبر ہیں، اور علم وتحقیق کی دنیا میں سب سے متمدن قوم کی طرف بھیجے گئے، ان کی زندگی کے بارے میں خود عیسائیوں کو اس کا اعتراف ہے، کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات کے بارے میں بہت معمولی اور قلیل معلومات پائی جاتی ہیں، بعض دیانت دار عیسائیوں کا خیال تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صرف ڈھائی دن کے حالات محفوظ ہیں، اور آپ کے تعلیمات کا بھی (30) تیس فیصد سے زیادہ حصہ محفوظ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں معلومات کی قلت کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

وجہ سے بعض عیسائیوں کو یہ خیال پیدا ہونے لگا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم، کوئی شخصیت تھے بھی یا نہیں، جیسا کہ برٹرینڈ رسل اور دوسرے مغربی اہل علم کا خیال ہے۔اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس خیال کا اظہار خود ان کے علماء نے کیا ہے، کہ وہ نعوذ باللہ کوئی تخیلاتی شخصیت ہیں۔اس کے علاوہ مہابھارت، راماین، اور دوسرے ہندوستانی مذہبی قائدین کے بارے میں تو عام طور پر یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ وہ ایک ڈرامے کے تخیلاتی کیریکٹر ہیں۔جب کہ اللہ کے آخری رسول ﷺ کے نہ صرف زندگی کے حالات، آخری درجہ میں تاریخی اسناد کے ساتھ موجود ہیں، بلکہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر شئی کو مشیت الٰہی نے محفوظ فرمادیا ہے، مدینہ منورہ میں مقیم ایک صاحب نظر عالم دین نے تمام ازواج مطہرات کے گھروں پر پوری ایک ایک کتاب تصنیف کی ہے۔اس میں تاریخی لحاظ سے ان کے سائز، جائے وقوع اور تمام تفصیلات کو جمع کیا ہے۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اربوں کھربوں انسانوں میں سے، صرف اور صرف ایک ذات عالی نبی رحمت للعالمین کی سیرت اور آپ کے طرز حیات کا ایسے مستند حوالوں سے محفوظ ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کے خالق و مالک نے صرف اور صرف آپ کی ذات عالی کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے اکیلا کامل یونیورسل رول ماڈل اور اسوۂ حسنہ بنا کر پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالی نے اپنے علم و حکمت سے چونکہ صرف آپ کی ذات عالی کو اسوۂ حسنہ اور رول ماڈل بنایا تھا، اس لئے پوری انسانیت کے لئے آپ کی ذات عالی میں جاذبیت اور کشش پیدا کرنے کے لئے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا، ارشاد فرمایا:

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو دنیا جہان پر رحمت ہی کے لئے بھیجا ہے

میرے حضرت والا حضرت مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالی کی شان تخلیق ہے کہ اللہ تعالی نے یوں تو کھربوں انسانوں کی شکلیں، مزاج، اور ذوق الگ الگ بنائے، ان کے اندر نظر، زبان حتی کہ سماعت کا ذوق بھی مختلف رکھا ہے، ہمارے علاقوں میں گورے رنگ کو اچھا سمجھا جاتا ہے، افریقی ممالک میں زیادہ چمک دار کالا رنگ خوب صورت سمجھا جاتا ہے، کسی کو میٹھا زیادہ پسند ہے، کسی کو تیکھا، کسی کو کسی کی صورت پسند ہے، کسی کو کسی اور کی۔اسی طرح انسانوں کی مختلف باطنی صفات کو پسند کرنے کا ذوق بھی الگ الگ رکھا ہے۔علم انسان کا قیمتی زیور ہے، مگر دنیا میں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنھیں پڑھے لکھے لوگوں سے چڑ سی ہوتی ہے، سخاوت انسان کے لئے بڑی شرافت اور صفت ہے، مگر اس دنیا میں کتنے لوگوں کے اندر اس قدر بخل ہوتا ہے کہ ان کو دوسروں کے خرچ کرنے سے بھی الرجی ہوتی ہے، مگر پوری دنیا میں ایسا کوئی آدمی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جس کو رحمت پسند نہ ہو، یا رحمت سے بُعد یا الرجی ہو، اللہ کے رسول ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر دنیا میں بھیجا، تا کہ پوری دنیا کے ہر انسان کے لئے، آپ کی ذات، آپ کی سیرت اور آپ کی حیات مبارکہ میں جاذبیت اور کشش ہو۔

وہ خوش قسمت لوگ جن کو تقدیر الٰہی اور رحمت الٰہی کے طفیل آپ کی رحمۃ للعالمین ذات کا تعارف، آپ کی نبوت کا یقین اور ایمان نصیب ہو گیا، اس قوم اور امت کو خیر امت کا منصب دے کر یہ ذمہ داری اور منصبی فریضہ عائد کیا گیا کہ وہ پوری دنیائے انسانیت تک، رحمۃ للعالمین رسول ﷺ، آپ کی تعلیمات اور آپ کے دین کا تعارف کرائے، اور آپ کے ذریعہ نازل کی گئی رحمت سے پوری دنیا کو روشناس کرائے، افسوس ہے کہ اس امت نے اپنے خیر امتیت کے فریضے سے ایسی مجرمانہ غفلت کی، کہ بجائے رحمت بھرے رسول، آپ کی تعلیمات اور آپ کے لائے ہوئے دین حق کو دوسروں تک پہنچانے کے، خود اس رحمت بھری سیرت سے غافل ہو کر انسانیت اور رسول رحمت ﷺ کے درمیان حجاب بن گئے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ہم نے اللہ کی طرف سے پوری انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہدایت نامے قرآن ناطق (جس کے بارے میں خود قرآن نے ہدی للناس [پوری انسانیت کے لئے ہدایت] فرمایا) کے ساتھ یہ ظلم کیا کہ اس کا تعارف مسلمانوں کی مذہبی کتاب، مسلمانوں کے دھارمک گرنتھ کی طرح کرایا، اور اسی طرح عملی قرآن رسول رحمت ﷺ کا بھی اسی طرح کا تعارف کرایا کہ اللہ کے رسول ﷺ صرف مسلمانوں کے رسول ہیں، جب کہ نہ کہیں قرآن مجید میں، نہ اللہ کے رسول ﷺ کے کسی فرمان میں یہ بات کہی گئی ہے کہ قرآن صرف مسلمانوں کے لئے منشور ہے، بلکہ وہ تو پوری انسانیت کے لئے ہدایت نامہ ہے، اور حضرت محمد ﷺ صرف مسلمانوں کے رسول ہیں، خود قرآن نے آپ کا تعارف کرایا تو آپ کو پوری انسانیت کے لئے رسول بتایا :

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف

اور وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (سورہ سبا:۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سارے ہی انسانوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

پوری انسانیت کی اس حق تلفی اور قرآن وسیرت کے ساتھ اس جرم کی وجہ سے نہ صرف ہم نے خود اپنا خیر امت کا وقار کھو دیا ہے، بلکہ پوری انسانیت کو قرآن وسیرت کے خیر سے محروم رکھا ہے، اس کی وجہ سے تمام انسانیت، قرآن مجید کو مسلمانوں کا دھارمک گرنتھ، اور نبی رحمت ﷺ کو مسلمان قوم کا رہبر، ہیرو اور قائد سمجھتی ہے، اور ان کو وہ دعوت سے ہماری مجرمانہ غفلت، اور خود ہمارے کردار کے سبب، اور باطل وشیطان اور طاغوتی ذرائع کے پروپیگنڈہ کی وجہ سے ایک ایسی قوم کا رسول سمجھتی ہے جو ان کی نگاہ میں دہشت گرد، جنگ جو، ظالم اور جاہل قوم ہے۔ تو وہ کیوں ایک بدنام قوم کے ہیرو، قائد ورسول اور ان کی مذہبی کتاب کو سمجھنے، پڑھنے اور ماننے کی کوشش کرتے۔

بدقسمتی سے جس طرح سے قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر پر اس قدر حیرت ناک کام ہونے کے باوجود اس کے ایسے تراجم اور تفاسیر اسلامی کتب خانوں میں نایاب ہیں جو عملی طور پر دعوت کے میدان میں کام کرنے والے علماء نے لکھی ہوں، اور جن کو کسی مدعو کو دے کر ایک داعی مطمئن ہو جائے کہ ہم نے مدعو کی سطح، عقل و شعور، اس کے عقیدہ، معاشرت اور اس کی زبان میں اس تک قرآن پہنچا دیا۔ اسی طرح سیرت پاک کی ایسی کتابیں بھی بہت نایاب بلکہ نایاب ہی ہیں، جن کو غیر مسلم مدعو بھائیوں کو دے کر دل مطمئن ہو جائے کہ ہم نے اس کے مزاج اور شعور کے مطابق سیرت پاک اپنے مدعو تک پہنچا دی۔

اس کو اتفاق کہیں یا خیر امت اور امت اجابت کی غفلت کہیں کہ سیرت پاک پر اتنا حیرت ناک کام ہونے کے باوجود اکثر کتابیں پڑھ کر قاری کو زیادہ سے زیادہ یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک کامیاب جنگ جو، سپہ سالار اور فرماں روا تھے، جنھوں نے حیرت ناک انداز میں دنیا کی تسخیر کر کے اسلامی مملکت کی داغ بیل ڈالی، اور پھر دو تہائی دنیا تک آپ کی مملکت پھیل گئی، حالانکہ خیر امت خصوصاً علمائے امت کی ذمہ داری تھی کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کا بحیثیت رحمۃ للعالمین پوری دنیا تک تعارف کرواتے، اور آپ کی تعلیمات اور دین حق کو ان تک پہنچاتے۔

اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ قرآن وسیرت کو آسان اور عام فہم زبان میں اس طرح منظر عام پر لایا جاتا، جس سے نہ صرف ایک مسلمان کی یہ غلط فہمی دور ہوتی کہ قرآن صرف مسلمانوں کی کتاب ہے، اور اللہ کے آخری رسول ﷺ صرف مسلمانوں کے رسول ہیں، بلکہ امت اجابت اور مسلمانوں کو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

قرآن اور نبی اکرم ﷺ کا حقیقی تعارف اور اصلی تعلیمات اور رحمت بھری زندگی کا علم ہوتا، اوراس سے زیادہ برادران وطن اور عام غیر مسلم مدعوقوموں تک قرآن و سیرت کا اصل تعارف اور تعلیمات پہنچ سکتیں۔ اس کے لئے اللہ تعالی نے ایک دردمند داعی، سچے وارث نبی اور شفیق فقیہ کوفرض کفایہ ادا کرنے کے لئے کھڑا کیا، ہمارے مخدوم ومکرم فقیہ اسلام حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم العالیہ پوری انسانیت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے انسانیت کی اس اہم ترین ضرورت کی طرف توجہ فرما کر پوری امت خصوصا علماء کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرنے کا حق ادا فرمایا، انھوں نے پہلے تو قرآن مجید کا انتہائی عام فہم اور سلیس زبان میں گویا بولی جانے والی ہندی زبان میں ترجمہ فرمایا، اوراب لاک ڈاؤن میں اسفار اور دیگر مصروفیات سے محفوظ ہوئے تو فرصت کا پورا پورا فائدہ اٹھایا، اور ''پیغمبر عالم ﷺ'' کے نام سے سیرت کی انتہائی وقیع اور قیمتی کتاب تصنیف فرمائی، یقیناً حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم کواس کا حق تھا کہ وہ انسانیت کے لئے یہ قیمتی تحفہ پیش فرماتے، حضرت مولانا نے سیرت پاک کے ہزاروں ہزار مصنفین کے پیچھے چلنے کے بجائے جداگانہ طور پر آگے بڑھ کر، پوری انسانیت تک سیرت کے رحمت بھرے پیغام کوان کی سطح تک پہنچانے کے لئے یہ تصنیف لطیف تحریر فرمائی ہے۔جس کی کچھ خصوصیات یہ ہیں جن سے کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے:

(۱) اس میں سیرت نبوی ﷺ کے انسانی اوراخلاقی پہلوکو نمایاں کیا گیا ہے۔

(۲) غزوات وغیرہ کا ذکر بہت اختصار کے ساتھ ہے۔اور اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہو سکے مسلمانوں نے مجبور ہوکر تلوار اپنے ہاتھ میں لی تھی۔

(۳) مکی زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کی مظلومیت کی داستان اس طرح بیان کی گئی ہے کہ اس سے آپ ﷺ اور صحابہ کا مظلوم ہونا ظاہر ہوتا ہے، نہ کہ ظالم ہونا۔

(۴) غیر مسلموں کے ساتھ آپ ﷺ کی صلح جوئی کے پہلو کونمایاں کیا گیا ہے۔

(۵) کتاب کی زبان آسان اور عام فہم رکھی گئی ہے۔

(۶) پوری کتاب میں حوالوں کا بقید صفحہ التزام کیا گیا ہے۔

(۷) دنیا کے موجودہ مسائل میں سیرت پاک سے کیا رہنمائی ملتی ہے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۸) پیغمبر ﷺ کے ان ارشادات کو یکجا کیا گیا ہے جو انسانی نقطہ نظر سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

(۹) خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی نقطہ نظر سے شاندار تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

(۱۰) کتاب میں ایک مضمون ہندو مذہبی کتابوں میں حضور ﷺ سے متعلق پیش گوئیوں پر شامل ہے۔

(۱۱) ایک مضمون بائبل میں حضور ﷺ سے متعلق پیش گوئیوں پر بھی کتاب میں شامل ہے۔

(۱۲) اسی طرح ایک مضمون مغرب اور ہندوستان کے اہم دانش وروں اور شاعروں کے کلمات اعتراف پر بھی مشتمل ہے۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ دامت برکاتہم کا یہ امتیاز ہے کہ ان کو قدرت نے وہبی طور پر تبشیر فی الدعوۃ، اور تیسیر فی الفقہ کا نبوی ذوق عطا فرمایا ہے، ان کی تحریر، ان کے فتاویٰ اور تقریر سب میں انسانیت کے لئے بلاتفریق مذہب وملت شفقت اور تراحم ہوتا ہے، اس کے علاوہ ان کو دقیق علمی اور فقہی مسائل اور مضامین کو انتہائی سلیس اور عام فہم زبان میں کہنے اور لکھنے کا خاص ملکہ بھی قدرت نے عطا فرمایا ہے، اس کتاب کا عنوان ہی حضرت مولانا نے ''پیغمبر عالم ﷺ'' کیا خوب منتخب کیا ہے، جس سے نبی رحمت کے سلسلہ میں سب سے بڑی فکری غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ نبی رحمت ﷺ صرف مسلمانوں کے رسول نہیں تھے، بلکہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

پورے عالم کے رسول اور پیغمبر تھے۔

پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تصنیف کرکے نہ صرف حضرت فقیہ اسلام زید مجدہم نے امت کے علمائے کرام کے ذمہ عائد فرض کفایہ ادا کردیا ہے، بلکہ بلکتی اور پیاسی انسانیت تک سیرت رحمۃ للعالمین کو پہنچانے کی ذمہ داری ادا فرما کر خود پوری انسانیت پر بڑا احسان کیا ہے۔

سنتے آئے ہیں کہ کبھی شاہان عالم اپنے غلاموں اور فقیروں کو نوازنے کے لئے بہانے تلاش کیا کرتے تھے، حضرت مولانا دامت برکاتہم نے اس کار خیر میں شریک کرنے کے لئے اس حقیر کو پیش لفظ یا مقدمہ کے طور پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا، سیرت پاک کے ایسے باعظمت موضوع پر جس پر نوعمری سے کچھ لکھنے کی حسرت کے باوجود یہ حقیر کچھ لکھنے کی ہمت نہیں کرسکا، اور وہ بھی ایسی متبحر بین الاقوامی شخصیت کی تصنیف پر اس حقیر کے لئے کچھ لکھنا کتنا مشکل تھا بس اللہ ہی جانتے ہیں، یہ حقیر احساس کمتری اور مرعوبیت میں ہکا بکا رہ گیا، مگر حضرت مولانا کا حکم در حکم ہوتا رہا، اس خیال سے مدہوشی اور مرعوبیت کے باوجود کچھ لکیریں کالی کرکے حاضر خدمت کردی ہیں، جن کو کمخواب کے لباس پر ٹاٹ کا پیوند کہنا بھی صحیح نہیں ہوگا کہ:

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

بصد عجز و نیاز رب کریم کے حضور یہ حقیر بے نوا دعا گو ہے کہ رحمٰن و رحیم رب کریم اپنے خزانہ غیب سے اس وقیع اور ضروری تصنیف مبارک سے، جو احتیاج حضرت فقیہ الاسلام دامت برکاتہم نے پوری کرکے، ہم گداگرانِ دعوت پر خصوصا اور عام انسانیت پر عموما احسان عظیم کیا ہے، اللہ تعالی اپنی شایان شان حضرت کو اجر عظیم عطا فرمائیں، اور تمام انسانیت تک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور آپ کی تعلیمات پہنچانے کا اس کو ذریعہ بنائیں۔

نعت شریف

جناب ڈاکٹر جمیل مانوی

جلوہ فرما نور حق جو تیری پیشانی میں ہے
اس سے بڑھ کر کون سی شے تاج سلطانی میں ہے

قیصری میں ہے، نہ ممکن شانِ کیوانی میں ہے
دو جہاں کی کامیابی تیری دربانی میں ہے

اللہ اللہ کیسی عظمت حرف قرآنی میں ہے
سرنگوں تھی کل بھی دنیا اب بھی حیرانی میں ہے

لات و عزیٰ کے صنم خانے اجڑ کر رہ گئے
تیری تکبیر ِ مسلسل بزم ِ امکانی میں ہے

کیسے ممکن ہے کہ تیرا مرتبہ سمجھے کوئی
عرش پر تیرا قدم، جبریل دربانی میں ہے

خوش نصیبی میں ترے احباب کا ثانی نہیں
جن کی آنکھوں کے لئے جلوہ فراوانی میں ہے

آدمیّت پر تری حکمت سے یہ روشن ہوا
عظمت ِ آدم، خرد کی پاک دامانی میں ہے

جس نے شاہوں کو غلاموں سے کیا شیر و شکر
وہ ادائے فقر آقا تیری سلطانی میں ہے

عصرِ حاضر سے ترا نقش قدم کیا چھوٹ گیا
منزلیں گم، کاروان ِ فکر حیرانی میں ہے

میرے آقا تیری چشم ِ لطف کا طالب ہوں میں
دل اگر چہ مبتلا جذبوں کی نادانی میں ہے

یاد کرکے جو اسے آنکھوں سے بہتا ہے جمیلؔ
کیسی تاثیر شفا اس آنکھ کے پانی میں ہے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

لَوجِہاد
حقیقت اور پروپیگنڈہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کچھ ایسی رکھی ہے کہ وہ محبت کا بھوکا ہے، اسی لئے اسے خوشی کے ماحول میں ایسے لوگوں کی جستجو ہوتی ہے جو اس کی مسرت میں شریک ہوسکیں، یہ شرکت اس کی خوشی کو دوبالا کردیتی ہے، اسی طرح کسی انیس وغمخوار کی موجودگی اس کے غم کو ہلکا کرنے کا باعث بنتی ہے، یہ محبت اسے اکثر ایسے رشتوں سے حاصل ہوتی ہے جو فطری ہیں اور جس میں اس کے اختیار کو کوئی دخل نہیں، اور ایک رشتہ ایسا بھی ہے جس کو انسان اپنی پسند اور اختیار سے وجود میں لاتا ہے، یہ ہے: رشتۂ نکاح، نکاح کے بندھن میں بندھنے والے مرد وعورت کا ایک خاندان ایک علاقہ اور ایک زبان سے وابستہ ہونا ضروری نہیں، بہت سی دفعہ بالکل اجنبی لوگوں کے درمیان رشتہ طے پاتا ہے؛ لیکن یہ رشتہ ایسی محبت واُلفت کو جنم دیتا ہے، جس کی گہرائی اکثر اوقات دوسرے تمام رشتوں سے بڑھ جاتی ہے، پرانے رشتے اس نئے رشتہ کے مقابلہ میں ہیچ ہوجاتے ہیں، یہ رشتہ یوں بھی اہم ہوتا ہے کہ دونوں فریق کا مستقبل بڑی حد تک موت تک ایک دوسرے سے جڑا ہوتا ہے، یہ ایک دوسرے کے ذریعہ ماں باپ بنتے ہیں اور باہمی تعاون کے ساتھ اپنے جگر پاروں کی پرورش کرتے ہیں، ایک زمانہ تک وہ خود ایک دوسرے کے لئے سنہرے خواب کی حیثیت رکھتے تھے اور اب دونوں مل کر اپنی آئندہ نسل کے لئے خواب دیکھتے ہیں۔

اسی لئے رشتۂ نکاح میں دونوں فریق کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی ہونی چاہئے، یہ ہم آہنگی رشتوں کو پائیدار بناتی ہے جو لوگ وقتی طور پر کسی پر دل پھینک دیتے ہیں اور اس بنیاد پر ازدواجی رشتہ سے بندھتے ہیں، عموماً ان کے درمیان تعلق میں استحکام باقی نہیں رہتا، ہم آہنگی کے لئے ایک ضروری شرط فکر و عقیدہ کی موافقت بھی ہے، سوچئے کہ اگر ایک شخص اللہ کو ایک مانتا ہو اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی رکھنے کو سب سے بڑا جرم تصور کرتا ہو، اس کی اس شخص کے ساتھ چوبیس گھنٹے کی زندگی میں کیسے موافقت ہوسکتی ہے جو سینکڑوں مخلوقات کا پجاری ہو، جب دونوں کے مذہبی تہوار آئیں گے تو اگر وہ اپنے نظریہ میں سنجیدہ اور سچا ہو تو کیا ان کے درمیان نزاع پیدا نہیں ہوگی؟ جب اولاد کی تعلیم وتربیت اور ان کی مذہبی وابستگی کا مسئلہ آئے گا تو کیا آپس میں کھینچ تان کی نوبت نہیں آئے گی؟ یقیناً آئے گی؛ اسی لئے اسلام میں جو چیزیں نکاح میں رکاوٹ مانی گئی ہیں، جن کو فقہ کی اصطلاح میں موانع نکاح کہا جاتا ہے، ان میں ایک ''اختلاف دِین'' بھی ہے۔

اس کی تفصیلات کو تین نکات میں سمیٹا جاسکتا ہے:

اول یہ کہ مسلمان لڑکی کا نکاح کسی بھی غیر مسلم لڑکے سے نہیں ہوسکتا، خواہ وہ یہودی وعیسائی ہو یا کافر ومشرک، جیسے ہندو بدھسٹ وغیرہ، اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ایک عورت کے لئے مخالف ماحول میں اپنے ایمان کی حفاظت دشوار ہوجائے گی۔

دوسرے: کسی مسلمان مرد کا نکاح یہودی اور عیسائی عورت کے علاوہ کسی بھی غیر مسلم عورت سے نہیں ہوسکتا، ظاہر ہے اس میں ہندو خواتین بھی شامل ہیں۔

تیسرے: مسلمان مرد کا نکاح یہودی اور عیسائی عورت سے ہوسکتا ہے؛ لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں، ایک یہ کہ یہودی اور عیسائی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس نے حکومت کے مردم شماری کے خانہ میں اپنے ساتھ یہودی یا عیسائی لکھا ہو، جیسا کہ آج کل اہل مغرب کا حال ہے؛ بلکہ ضروری ہے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کہ وہ حقیقتاً یہودی اور عیسائی ہو، یعنی خدا پر، نبوت پر، الہامی کتاب پر اور آخرت کے نظام پر ایمان رکھتی ہو، دوسرے اگرچہ یہودی اور عیسائی خواتین سے نکاح کی گنجائش ہے؛ لیکن یہ بھی کراہت سے خالی نہیں۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے جب یہ بات سنی کہ شام کے علاقہ میں مسلمان مرد یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کر رہے ہیں تو اس کو سختی سے منع کیا، اس کی دو مصلحتیں بالکل واضح ہیں، پہلی مصلحت یہ ہے کہ اس سے مسلم خاندانوں میں غیر اسلامی افکار اور اجنبی ثقافت کے گھس آنے کا اندیشہ ہے، دوسری مصلحت یہ ہے کہ سیاسی اور دفاعی اعتبار سے مسلمانوں کے حرم میں ایسی خواتین کا آنا نہایت نقصان دہ ہے، جنرل اکبر خان نے سیرت نبوی پر اپنی کتاب ''حدیثِ دفاع'' میں اس پر بڑی چشم کشا گفتگو کی ہے، ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل کی کامیابی اور مصر و شام کی پسپائی کا بنیادی سبب یہی ہوا کہ بڑے بڑے کمانڈروں کی بیویاں عیسائی اور یہودی تھیں اور سارے جنگی راز لمحہ بہ لمحہ اسرائیل تک پہنچ رہے تھے، افسوس کہ عربوں کی آنکھ اب تک نہیں کھلی، مصر کے موجودہ ڈکٹیٹر سیسی کی ماں یہودی تھی، یہاں تک کہ اس کا ماموں طویل عرصہ تک اسرائیل کا وزیر تعلیم رہا، اسی طرح شاہ اُردن کی بیوی عیسائی ہے، یاسر عرفات مرحوم کی بیوی کا بھی یہی حال تھا، یہی بے راہ روی ہے جس نے مسلم ملکوں کو ایسا کمزور کر دیا ہے کہ وہ یہودی اور عیسائی طاقتوں سے آنکھ ملانے اور ان کے سامنے زبانِ احتجاج کھولنے کی بھی ہمت نہیں پاتے؛ اس لئے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جو تنبیہ فرمائی تھی، وہ ان کی فراست ایمانی اور گہری بصیرت پر مبنی تھی۔

بہر حال اس میں تو کوئی دو رائے ہے ہی نہیں کہ مشرک مرد سے مسلمان عورت کا یا مشرک عورت سے مسلم مرد کا نکاح نہیں ہوسکتا، افسوس کہ اس روشن حقیقت کے باوجود اس وقت فرقہ پرست طاقتوں نے ''لَوْ جہاد'' کا افسانہ چھیڑ رکھا ہے، اگر اسلام اس کا قائل ہوتا اور مسلمان نکاح کو اشاعت اسلام کا ذریعہ بنانا چاہتے تو غیر مسلم اقوام سے نکاح کی ممانعت نہیں کی گئی ہوتی؛ بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی، جیسا کہ آج کل عیسائی دنیا میں کی جاتی ہے؛ بلکہ اسلام میں تو یہ بات بھی پسندیدہ نہیں ہے کہ کوئی مرد یا عورت اس لئے اسلام قبول کرے کہ اس کی فلاں شخص سے شادی ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور ہدایت کو حاصل کرنا اس کا مقصد نہ ہو، عہد نبوی میں مکہ فتح ہونے سے پہلے تک یہ بات واجب قرار دی گئی تھی کہ وہ مدینہ منورہ ہجرت کر جائیں، ایک صاحب اسلام قبول کر چکے تھے؛ لیکن وطن سے جو فطری محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ان کا دل ہجرت کرنے پر آمادہ نہیں تھا؛ لیکن وہ جن خاتون سے نکاح کرنا چاہتے تھے، ان خاتون نے شرط لگا دی کہ اس کے لئے ہجرت کرنی ہوگی، بالآخر انھوں نے ہجرت کی، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی؛ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمل کی قبولیت اور اس پر اجر و ثواب کا مدار نیت پر ہے ''إنما الاعمال بالنیات'' جس کی نیت اللہ اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگا، اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف سمجھی جائے گی، یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرمائیں گے، اور جس کی ہجرت نکاح یا کسی دنیاوی غرض کے لئے ہو، اس کی ہجرت قابل اجر و ثواب نہیں ہے۔ تو اگر کوئی شخص دل کی آمادگی کے ساتھ اسلام قبول نہ کرے، صرف اس لئے مسلمان ہو جائے کہ فلاں لڑکے یا لڑکی سے میری شادی ہو جائے تو اندیشہ ہے کہ اس کو کما حقہ اجر و ثواب نہ ملے، اور اگر وہ اسی کیفیت پر قائم رہے تو یہ ایک طرح کا نفاق ہوگا اور عجب نہیں کہ آخرت میں اس کا ظاہری ایمان اس کے منھ پر مار دیا جائے۔

ہندوستان میں مسلمانوں نے ہمیشہ حلال و حرام کی سرحدوں کو باقی رکھا ہے اور معتبر اور دین دار مسلمانوں نے کبھی غیر مسلم لڑکیوں کو بحیثیت منکوحہ اپنانے کی کوشش نہیں کی، بعض لوگ اکبر کی جودھا بائی سے شادی کا ذکر کرتے ہیں؛ لیکن یہ شادی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

راجپوتوں کی رضامندی؛ بلکہ رغبت کی بنیاد پر ہوئی تھی اور اکبر کوئی عالم یا دین دار مسلمان نہیں تھا کہ اس کے عمل کو مسلمانوں کے سر تھوپا جائے، حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی اپنے ضمیر کی آواز پر کسی مذہب کو قبول کرلے اور اپنے ہم مذہب سے نکاح کرنا چاہے تو ہمارے ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے اور اس کو تبدیلی مذہب کے لئے شادی نہیں کہا جاسکتا، اور اگر موجودہ مخلوط ماحول میں کوئی اپنی پسند کی بناء پر دوسرے مذہب کی لڑکی یا لڑکے سے رشتہ کرتا ہے تو اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، اور کم سے کم ہندوستان میں ایسے واقعات بہت پہلے سے ہوتے آئے ہیں اور اب بھی ہورہے ہیں، خود مہاتما گاندھی جی کے خاندان میں اس کی مثال موجود ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس فرقہ پرست گروہ نے اس وقت اس افسانہ کو رائی سے پہاڑ بنادیا ہے، ان کے گھروں میں ایسے واقعات زیادہ پیش آتے رہتے ہیں، بی جے پی کے متعدد اعلیٰ قائدین کی بیٹیوں یا بہنوں نے اپنی رضامندی؛ بلکہ اصرار سے مسلمانوں سے شادی کی ہے، وہیں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ بعض غیر مسلم مردوں نے مسلمان عورتوں سے شادی رچائی ہے اور ایسی مثال بھی موجود ہے کہ بعض دفعہ عشق کے متوالے مسلمان عاشق نے ہندو خاتون سے شادی کے لئے اسلام سے محرومی کو گوارا کرلیا، فلمی دنیا میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، غرض کہ ایسی شادیاں مذہب کی اشاعت کے جذبہ سے نہیں ہوتیں؛ بلکہ نفسانی جذبات کے تحت ہوتی ہیں، اس میں ہندو مسلم کا کوئی امتیاز نہیں، ایسے واقعات کو ''لو جہاد'' کا نام دینا جھوٹ اور دھوکہ کی بنیاد پر اپنے سیاسی قد کو اونچا کرنا ہے۔

علماء اور خطباء کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کو نکاح کے سلسلہ میں اسلامی تصورات سے واقف کرائیں اور ایسے واقعات کو روکنے کی کوشش کریں جن میں ایک مسلمان لڑکا ایک غیر مسلم لڑکی کو بیاہ کرلے آتا ہے یا مسلمان لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بندھ جاتی ہے کہ اس سے مسلم معاشرہ کو نقصان پہنچ رہا ہے، یہ گناہ کی زندگی ہے، شریعت کی نگاہ میں یہ نکاح ہے ہی نہیں اور اس سے معاشرہ کا امن بھی درہم برہم ہوتا ہے، ہاں اگر کوئی ہندو لڑکا یا لڑکی واقعی صدقِ دل سے اسلام قبول کرلے تو یقیناً شرعی طریقہ پر مسلمان لڑکے اور لڑکی کو اس سے نکاح کرنا چاہیے اور اسے اپنے خاندان کا حصہ بنالینا چاہئے، یہ شریعت کا حکم بھی ہے اور ہمارے ملک کا قانون بھی واضح طور پر اس کی اجازت دیتا ہے۔

غزل

یہ لگ رہا ہے غبارِ جہاں مسلط ہے
کوئی تو چرخ پہ اب خاک داں مسلط ہے

یہ کیسی آئی ہے اب کے بہار گلشن میں
ہر ایک شاخ پہ خوفِ خزاں مسلط ہے

وہ کیا بنائیں گے تنکوں کا آشیاں جن کے
دلوں میں وحشتِ برقِ تپاں مسلط ہے

یہ دہر ایک ہے ایسی جگہ جہاں پہ سدا
ہر آدمی پہ کوئی امتحاں مسلط ہے

کوئی بھی شعر کہو پہلے سوچ لینا تم
ہر ایک شعر پہ اب نکتہ داں مسلط ہے

جمالؔ لگتا ہے انداز بدلا بدلا سا
تری زباں پہ یہ کس کی زباں مسلط ہے

جمال ہاشمی

قاضیان چوک کھتولی، ضلع مظفر نگر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اصل انبیائی مشن کیا ہے؟

—— پروفیسر محسن عثمانی ندوی

دینی کام کرنے والی بہت سی تنظیموں کا یہ گمان ہے کہ ان کا منہج انبیاء کے منہج کے مطابق ہے اور ان کا مشن وہی ہے جو انبیاء کرام کا مشن تھا۔اصل انبیائی مشن کیا تھا یہ جاننے کے لئے قرآن میں پیغمبروں کے قصوں پر غور کرنا چاہئے،اگر آپ نے قرآن میں پیغمبروں کے قصوں کا مطالعہ کرلیا تو صاف محسوس ہوگا کہ پیغمبر بنی نوع انسان کو دین توحید کی طرف بلاتے تھے غیر اللہ کی پرستش سے روکتے تھے، بت پرستی کے خلاف کھڑے ہوتے تھے، لوگوں کو سمجھاتے تھے، غیر اللہ کی پرستش کی برائی بیان کرتے تھے، یہی کام تمام پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانہ میں کیا ہے، ان کی دعوتی کوشش کے نتیجہ میں جولوگ اسلام قبول کر لیتے تھے ان کی تربیت بھی فرماتے تھے۔اس وقت مسلمانوں کی تمام تنظیمیں مسلمانوں کے درمیان کام کررہی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے مسلمانوں کی اصلاح بھی ضروری ہے لیکن غلطی یہ ہے کہ مسلمانوں کو اچھا مسلمان بنانے کے کام ہی کو انہوں نے انبیاء کا دعوتی مشن قرار دے دیا ہے۔یہ صحیح نہیں ہے۔ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں آیا جس نے کافروں اور مشرکوں کو چھوڑ کر صرف اسلام قبول کرنے والوں میں اپنی پوری زندگی کھپائی ہو اور مشرکوں کو دعوت توحید نہ دی ہو۔

اس دنیا میں بے شمار انبیاء کرام تشریف لائے اور ان سب کا ایک ہی مقصد تھا، دنیا کے تمام انسانوں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلانا اور ان کو شرک سے، غیر اللہ کی عبادت سے روکنا تمام انبیاء کا ایک ہی بنیادی مشن تھا، مشن کا یہ اتحاد حقیقت میں پیغام ہے مسلمانوں کی تمام دینی دعوتی تحریکوں اور جماعتوں کے نام کہ ان کا مشن بھی ایک ہو اور وہی ہو جو تمام انبیاء کرام کا مشترکہ مشن تھا۔اللہ تعالی نے انبیاء سے کہا ہے:

ان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون ترجمہ ”یہ تمہاری امت ایک امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔

معلوم ہوا کہ اصل زور اور اصل تاکید اس بات پر ہے کہ دنیا میں ایک اللہ کی عبادت کی جائے،اور یہ جو انبیاء کا گروہ ہے یہی ہدایت یافتہ ہے اور اسی کی اتباع کرنی ہے:

اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ یعنی”یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے تو ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔

اس لئے کوئی زمانہ ہو اور کوئی ملک ہو، دعوت کے سلسلہ میں پیروی انبیاء کی دعوت کی ہی کی جائے گی۔

تمام انبیاء کی مشترکہ دعوت کیا تھی، اس کا تذکرہ اس آیت میں ملتا ہے:

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجا ہم نے اس کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔

اس لئے عبادت اسی ایک اللہ کی ہوگی، سجدہ اسی ایک اللہ کے لئے روا ہوگا، دعوت دنیا میں جو برپا ہوگی وہ اسی ایک معبود کی عبادت کے لئے ہوگی۔قرآن کی زبان میں کوئی دعوت اگر دعوت اسلام کہلانے کی مستحق ہے تو وہ کفر وشرک سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت ہے۔یہی دعوت تمام پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی قوموں کو دی ہے۔تمام جن وانس کی تخلیق ایک

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اللہ کی عبادت کے لئے ہوئی ہے : وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی ’’میں نے نہیں پیدا کیا جنوں کو اور انسانوں کو مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔ اب اگر عبادت غیر اللہ کی ہورہی ہو، پرستش شجر و حجر کی ہورہی ہو، تو بندوں کو راہ راست پر لانے کے لے پیغمبر آتے ہیں، تمام پیغمبر وقت کی رائج برائیوں کی اصلاح بھی کرتے ہیں لیکن سب سے پہلے غیر اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں، اس لئے کہ شرک نا قابل معافی ہے، اللہ نے فرمایا: ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء۔ ترجمہ بیشک اللہ شرک کو نہیں معاف کرتا ہے اور شرک سے کم درجہ کے گناہ کو جس کے لئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔

اس لئے تمام پیغمبر جو دنیا میں آئے، انہوں نے سب سے زیادہ اپنی توجہ اسی گناہ عظیم کو مٹانے اور انسانوں کو شرک میں مبتلا ہونے سے روکنے پر کی، جو چیز اللہ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھی وہی پیغمبر کو بھی سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھی، توحید کی طرف دعوت تمام انبیاء کا مرکزی کردار رہا ہے: ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت یعنی ہر امت میں ہم نے رسول بھیجا اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (معبود غیر اللہ) سے بچو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہی کہا: لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ترجمہ ’’ہم نے بھیجا نوح کو ان کی قوم کی طرف انہوں نے کہا اے میری قوم ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے‘‘

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

اعبدوا اللہ واتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون، انما تعبدون من دون اللہ اوثانا وتخلقون افکا، ان الذین تعبدون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا، فاعبدوہ واشکرولہ فابتغوا عند اللہ الرزق واشکروالہ، الیہ ترجعون ترجمہ’اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اسی میں تمہارے لئے خیر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ جو تم غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو وہ بس بت ہیں اور تم نے جھوٹ گھڑ لیا ہے اور تم جن غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق نہیں دے سکتے، رزق اللہ کے پاس تلاش کرو، اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکرادا کرو اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا‘‘۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بھی توحید کی دعوت دی:

واذ قال ابراہیم لابیہ آذر اتتخذ اصناما آلہۃ، انی اراک وقومک فی ضلال مبین اور جب کہا ابراہیم نے اپنے والد آذر سے آپ بتوں کو خدا بناتے ہیں، میرے نزدیک آپ اور آپ کی پوری قوم کھلی ہوئی نادانی میں مبتلا ہے۔

حضرت ابراہیم کے علاوہ دوسرے انبیاء کی دعوت یہی تھی، حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت یہی تھی، قرآن میں ہے:

والی ثمود اخاہم صالحا، قال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ترجمہ (قوم) ثمود کی طرف بھیجا ہم نے ان کے بھائی صالح کو جنہوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

حضرت ہود کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا انہوں نے بھی توحید کی دعوت دی اور بت پرستی سے روکا۔ قرآن میں ہے:

والی عاد اخاہم ہودا قال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ افلا تتقون قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا انہوں نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے (شرک کرنے سے) تم ڈرتے نہیں؟

مدین کی آبادی میں حضرت شعیب کو بھیجا گیا انہوں نے بھی اپنی قوم کو شرک سے منع کیا اور توحید کی دعوت دی: قال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ انہوں نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔

آخری پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا تو ان سے کہا کہ تم وہاں کے باشندوں کو اہل کتاب کو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

پہلے توحید کی یعنی ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دینا (انک تقدم علی قوم اہل الکتاب فلیکن اول ماتدعوہم الیہ عبادۃ اللہ)

معلوم ہوا اصل انبیائی مشن قوموں کو توحید کی دعوت دینا ہے ،ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں ملے گا، جو مشرکین اور کفار کے درمیان اتارا گیا ہو اور اس نے صرف اسلام قبول کرنے والوں کی اور صرف ان لوگوں کی جنہوں نے پہلے کسی نبی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو، ان کی تربیت کی ہو اور کافروں کو توحید کی دعوت نہیں دی ہو۔ البتہ جو لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے ان کی تربیت بھی کی جاتی تھی، اس لئے صرف مسلمانوں کے درمیان کام کرنا جزوی طور پر انبیائی مشن ہے، اور بیز بکہم کے دائرہ میں یہ کام آسکتا ہے

اب آیئے! دعوت اسلام کا ایک دل گداز دلسوز اور رقت انگیز منظر بھی دیکھئے: ایک صحابی روایت کرتے ہیں آخری پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالمجاز کے بازار میں لوگوں کو بلند آواز سے مخاطب بنارہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں:

یاایہاالناس قولوالا الہ الا اللہ تفلحوا یعنی اے لوگو! کہو لا الہ الا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تم فلاح پاؤ گے۔ یہ سن کر کسی نے آپ کو گالی دی کسی نے منہ پر تھوک دیا، کسی نے آپ پر مٹی ڈال دی، آپ خاک بسر، لوگوں کے سب وشتم سے بے پرواہ، آواز لگاتے رہے، یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی (بخاری طبرانی موطا امام محمد) ہے کوئی دنیا میں جو اس خاک بسری اور اس چاک دامنی کے ساتھ دنیا والوں کو دعوت توحید دے ۔پیغمبرانہ طریقہ دعوت و عزیمت کے مقابلہ میں ہم نے قولوا لا الہ الا اللہ پر عمل اس طرح کیا کہ پشتینی مسلمانوں کو کلمہ پڑھا دیا، یا کلمہ درست کیا، اور یہ سمجھ لیا کہ حق دعوت ادا کر دیا، مسلمانوں کا کلمہ درست کرنا بھی اصلاح امت کا کام ہے، لیکن پیغمبرانہ کام میں اور اس کام میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ وہی فرق ہے، جو بحری بیڑے اور کاغذ کی ناؤ میں ہے۔ حضور اکرمؐ کی دعوت پر جب لوگ ایمان نہیں قبول کرتے تھے تو آپ پر اضطراب کا عالم طاری ہوجاتا تھا، قرآن میں ہے: لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مؤمنین یعنی آپ شاید اس غم میں اپنی جان ہلاک کرنے والے ہیں کہ یہ لوگ مؤمن کیوں نہیں ہوجاتے ۔ یہ دردوسوز اگر ہمارے اندر نہیں ہے، اگر آتش غم کی ایسی چنگاری ہمیں نصیب نہیں ہے، تو ہم داعی نہیں ہیں اور حقیقی دعوت کے کام سے ہم بہت دور ہیں، اگر پورے ملک میں کوئی بھی یہ کام نہ کرتا ہو، اگر علماء کرام کے ذہن سے بھی یہ بات نکل گئی ہو، اگر دینی مدارس کے ذمہ داروں کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی ہو کہ ایسے نصاب تعلیم کی ضرورت ہے، جسے پڑھ کر ایسے علماء تیار ہوں ،جو لسان قوم میں قوم کو دین توحید کی دعوت دینے لائق ہوسکیں، اور اگر تمام مسلم رہنماؤں کا ذہن یہ بن گیا ہو کہ صرف مسلمانوں کی اصلاح کافی ہے اور صرف مسلمانوں کو کلمہ ونماز کی تلقین پر ان کا ضمیر مطمئن ہوجاتا ہو، کہ دعوت کا حق ادا ہوگیا تو سمجھنا چاہئے کہ دین کی سمجھ کمزور ہوگئی ہے اور اب ایک ایسے مجددؔ کی ضرورت ہے، جو لوگوں میں دین کی سمجھ پیدا کرے اور کفار ومشرکین کو حکمت کے ساتھ توحید کی دعوت دے اور انبیائی دعوت کے کام کو زندہ کرے ۔اس بارے میں غور وفکر کرے اور آپس میں مشاورت کرے اور انبیائی دعوت کو زندہ کرنے کی تدبیر سوچے۔

دین کو بندگان خدا تک پہنچانا اس امت کا فریضہ ہے :
وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا یعنی''اس طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم پر گواہ بن جائے''۔مسلمانوں پر'' شہادۃ علی الناس'' کی ذمہ داری ہے، تمام بنی نوع انسان تک دین کو پہنچانے کے لئے اس امت کی تشکیل ہوئی ہے اور یہ کام اور یہ مشن اس امت مسلمہ کے ذہنوں سے اب غائب ہوگیا ہے۔ یہ بہت بڑا سوال ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔اس پر تحقیق اور ریسرچ کی ضرورت ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نسیم ہدایت کے جھونکے

سنتھیا سے آمنہ تک
ایک ملاقات

پیشکش: اعجاز عبید صاحب

میں مسلمان کیوں ہوئی؟ یہ بات مجھ سے کئی لوگوں نے پوچھی ہے اور میں کئی بار جواب دے چکی ہوں، اس کے باوجود میں سمجھتی ہوں کہ مجھے اس سوال کا جواب بڑے سکون اور اطمینان سے دینا چاہیے۔ میرے گھریلو حالات، امریکہ میں کالوں کی مجموعی حالت اور اس سے بھی زیادہ میری معذوری اور اپاہج پن نے مجھے اسلام کی طرف راغب کیا۔ اس کی تفصیل بھی سن لیں۔

ایک اخبار میں کام کرنے کی وجہ سے میں ہر روز میلکم ایکس اور مسلمان ہونے والے حبشیوں کی اصلاحی تحریک کے بارے میں پڑھتی تھی، چونکہ پولیو کی وجہ سے میں معذور اور اپاہج ہو چکی تھی اور سوائے مطالعے کے میرا کوئی شغل نہ تھا، اس لیے مجھے غور وفکر کی عادت پڑ گئی تھی، جب میں پڑھتی کہ میلکم ایکس اور رضا کار ساتھی لوگوں سے منشیات کی عادت چھڑانے میں کامیاب ہو رہے ہیں تو مجھے بڑی حیرت ہوتی، میں سمجھتی یہ صرف ایک خبر ہے، جس میں صداقت نہیں ہے، لیکن پھر میں سوچتی کہ یہ خبر کس طرح جھوٹی ہو سکتی ہے اور کس حد تک جھوٹی ہو سکتی ہے؟ میرے پاس میرے اپنے اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا، مگر اس زمانے میں میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ مجھے اسلام کے بارے میں کچھ پڑھنا چاہیے۔ میں نے کچھ کتابیں حاصل کیں اور پڑھنے لگی۔ اسلام کے بارے میں ان کتابوں نے مجھے خاصا متاثر کیا۔ جب میں نے یہ کتابیں پڑھ لیں تو میرے دل میں قرآن پڑھنے کا خیال پیدا ہوا اور میں نے انگریزی میں ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ حاصل کر لیا، قرآن پاک کے اس ترجمے نے مجھے عجیب طرح کا روحانی سرور بخشا، جسے میں بیان نہیں کر سکتی، آج میں سمجھتی ہوں کہ اگر کوئی شخص دلچسپی، انہماک اور لگن سے قرآن پاک کا مطالعہ کرے تو وہ اس مقدس کتاب کی حقانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

قرآن پاک کے مطالعے نے مجھے کئی دن بے چین رکھا۔ میرے دل میں ایک عجیب طرح کا جذباتی مدّوجزر پیدا ہو گیا تھا۔ جی چاہتا کہ اب میلکم ایکس سے ملوں، مگر وہ اس شہر سے بہت دور تھے، میں نے اخبار کے ذریعے یہ پتہ چلایا کہ یہاں ہمارے شہر میں کون ایسا شخص ہے، جو مسلمانوں کی رہنمائی کرتا ہے، اس کا پتہ مجھے مل گیا، میں نے اس شخص، محمد یوسف کو فون کیا اور ان سے ملاقات کے لیے وقت مانگا، دوسری طرف مجھے بڑی ہمدرد اور نرم آواز سنائی دی، محمد یوسف نے مجھ سے کہا کہ میں جس وقت چاہوں، ان سے مل سکتی ہوں، میں نے انھیں بتایا کہ میں کل بعد دوپہر ان سے ملوں گی، وقت طے ہو جانے کے بعد میں نے اطمینان کا سانس لیا، جب میں اگلے دن محمد یوسف سے ملنے گئی تو وہ مجھے دیکھ کر کچھ پریشان ہو گئے۔ میں نے ان کی پریشانی کے سبب کو بھانپ لیا وہ کسی صحت مند اور توانا لڑکی سے ملنے کی توقع رکھتے تھے، جب انھیں وہیل چیئر میں بیٹھی، حرکت سے معذور مجھ جیسی لڑکی دکھائی دی تو وہ کچھ پریشان ہو گئے، مگر میری مسکراہٹ اور خوش دلی نے ان کی پریشانی کو جلد ہی ختم کر دیا۔ محمد یوسف میری ہی طرح تھے، حبشی، کبھی ان کا نام جان بلیگڈن تھا، اب وہ محمد یوسف جیسے خوب صورت نام کے مالک تھے۔ وہ اس شہر کے مسلمانوں کے سربراہ یا امام تھے، وہی مسجد میں نماز پڑھاتے اور وہی قرآنی تعلیمات کا درس دیتے تھے، وہ ہمدردی بھرے لہجے میں مجھ سے میرے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ باتوں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

میں بڑے غیر محسوس انداز میں انھوں نے مجھ سے میرے اور میرے کنبے کے بارے میں سب معلومات حاصل کر لیں، میں نے ان سے پوچھا کہ وہ مسلمان کیوں ہوئے؟

محمد یوسف مسکرا دیئے، پھر انھوں نے دھیمے سے بڑے میٹھے لہجے میں جواب دیا: "میں اس لیے مسلمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی تھی کہ وہ مجھے سیدھا راستہ دکھائے"۔ ان کا یہ جواب میں آج تک نہیں بھولی ہوں اور زندگی بھر نہ بھول سکوں گی، کیونکہ میں بھی یہی سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ جس انسان کو سیدھے راستے پر لانا چاہتا ہے، اس کے دل میں اسلام کے لیے محبت پیدا کر دیتا ہے۔

محمد یوسف نے مجھے بتایا کہ وہ بھی حبشیوں کے غریب اور نادار علاقے میں پیدا ہوئے تھے انھوں نے بچپن غربت اور افلاس میں گزارا۔ بڑے ہوئے تو وہ ایک ایسے ہوٹل میں ملازم ہو گئے، جہاں انھیں برتن مانجھنے کے لیے رکھا گیا، مگر ان سے ضروری کام اور بھی لیا جاتا تھا۔ انھیں کچھ پیکٹ دے دیئے جاتے کہ وہ انھیں کسی جگہ پہنچا آئیں۔ اس کام کے عوض انھیں انعام میں ایک آدھ ڈالر مل جایا کرتا تھا۔ ایک دن ان کے جی میں آئی کہ اس پیکٹ کو کھول کر دیکھنا چاہیے۔ جب انھوں نے کھول کر دیکھا تو اس میں انھیں حشیش ملی، انھوں نے حشیش مہنگے داموں میں بیچ دی اور ہوٹل واپس نہ گئے، مگر ہوٹل کی انتظامیہ نے انھیں ڈھونڈ نکالا، پیکٹ مانگا اور جب پیکٹ نہ ملا تو ان کی خوب پٹائی کی۔ وہ کئی دن بستر سے نہ اٹھ سکے، اس واقعے کے بعد وہ گناہوں کی دنیا میں پہنچ گئے۔ تیس برس کی عمر تک انھوں نے ہر برا کام کیا۔ وہ عورتوں کی دلالی کرتے، قحبہ خانوں کی نگرانی کا فرض انجام دیتے۔ ہیروئن اور دوسری منشیات کا خفیہ دھندہ کرتے کرتے خود بھی ان منشیات کے عادی ہو گئے، انھیں کئی بار سزا ہو چکی تھی، مگر وہ سزا کے خوف سے بے نیاز ہو چکے تھے۔ ایک بار جب وہ جیل میں تھے تو کچھ لوگ ان سے ملنے آئے، یہ رضا کار مسلمان تھے، جو قیدیوں میں اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے، ان کی تبلیغ سے محمد یوسف بے حد متاثر ہوئے اور ان کا جی چاہنے لگا کہ وہ باعزت اور بے فکر زندگی بسر کریں۔ جب وہ جیل سے رہا ہوئے تو خاصے بدل چکے تھے، مگر انھیں زندہ رہنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اس لیے انھوں نے یہی سوچا کہ اب پھر انھیں جرم کی زندگی بسر کر کے ہی اپنا پیٹ پالنا پڑے گا۔ وہی رضا کار جنھوں نے جیل میں ان کے خیالات کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی، وہ ان سے ملے۔ انھوں نے ان کے لیے روزگار کا بندوبست کیا۔ کچھ نقد رقم دی، تاکہ جب تک انھیں تنخواہ نہیں ملتی، وہ اس رقم سے گزر اوقات کریں اور انھیں اپنے ساتھ رکھتے، یوں محمد یوسف جو کبھی جانی بلیگڈن تھے، مسلمان ہو گئے۔

اسلام کے ساتھ ان کی شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ ایک برس میں انھوں نے کلام مجید عربی میں پڑھ لیا، اس راہ میں انھیں بہت سی دقتیں اور پریشانیاں آئیں، مگر وہ کسی پریشانی سے نہ گھبرائے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے بعد وہ اسلامی قواعد اور طرز زیست کو اپنانے میں کامیاب ہو گئے، چار سال کے بعد انھیں اس علاقے میں مسلمانوں کا امام مقرر کر دیا گیا۔ امام بننے کے بعد اپنی تگ و دو سے زمین کے لیے چندہ جمع کیا اور وہاں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرا دی، اس مسجد کی تعمیر میں خود انھوں نے اور دوسرے مسلمانوں نے حصہ لیا تھا۔ وہ خود مزدوری کرتے اور اس کا معاوضہ نہ لیتے تھے۔

میں محمد یوسف کی زندگی اور ان کی باتوں سے بے حد متاثر ہوئی اور ان سے کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ محمد یوسف صاحب نے پہلی بار مجھے بھرپور نظروں سے دیکھا اور بولے: "اللہ مبارک کرے، مگر مسلمان ہونا بہت مشکل ہے"۔ "میں ہر مشکل پر قابو پا لوں گی"۔ "الحمد للہ" انھوں نے کہا: "کیا تمھیں کلمہ اور نماز آتی ہے۔" میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ انھوں نے مجھے ایک چھوٹی سی کتاب دی، اس میں رومن حروف میں کلمہ اور نماز لکھی ہوئی تھی۔ کہنے لگے: "اسے یاد کر لو اور اگر ہو سکے تو سہ پہر کو میرے پاس تھوڑی دیر کے لیے آ جایا کرو۔ میں نے چند دنوں میں نہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

صرف کلمہ اور نماز ازبر کر لی، بلکہ ان کے معنی بھی سمجھ لیے۔ اس دوران میں محمد یوسف سے بھی ملتی رہی اور ان سے دین اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہی۔

جمعہ کا دن تھا، مسجد میں تمام مسلمانوں کے سامنے میں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئی۔ میرا نام آمنہ رکھ دیا گیا۔ مسلمان ہونے کے بعد میں نے پہلا کام یہ کیا کہ کھانے کے ساتھ تھوڑی بہت شراب پینے کی جو عادت تھی، اس کو ترک کر دیا۔ میں سگریٹ بھی پی لیا کرتی تھی، اس کو بھی چھوڑ دیا اور مسلمان عورتوں جیسا لباس سلنے کے لیے دے دیا۔ میں سمجھتی تھی کہ جب میں مسلمان عورتوں کی طرح لمبے چغے میں اپنا جسم چھپاؤں گی اور سر کو بھی ڈھانپوں گی تو وہیل چیئر میں بیٹھی ہوئی خاصی مضحکہ خیز دکھائی دوں گی، میں نے ہر طنز اور مذاق کا سامنا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جب میں پہلی بار مسلمان عورتوں کا لباس پہن کر گھر سے نکلنے لگی تو میری ماں نے مجھے حیرت سے دیکھا: "سنتھیا! یہ کیا پہن رکھا ہے تم نے؟" ان کے چہرے پر طنز تھا۔ میرے والد نے بھی جو رات بھر شراب پینے کے بعد اب کرسی پر بیٹھے اونگھ رہے تھے، اپنی سرخ آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا اور قہقہہ لگایا۔ "ممی" میں نے کہا: "یاد رکھیے میرا نام آمنہ ہے، سنتھیا نہیں۔" "آمنہ کیا نام ہوا یہ بھلا" ماں نے کہا: "لڑکی تیرا دماغ تو نہیں چل گیا۔" میں نے اپنی والدہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ میں انھیں بتا چکی ہوں اور اب میں مسلمان کی طرح باقاعدہ زندگی کا آغاز کر رہی ہوں۔ "تمھاری جگہ جہنم میں ہے، تم......" اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتیں، میں نے ان کی بات کاٹ کر کہا: "ممی! آپ کو میرے معاملات میں دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر کوئی بات کرنی ہے تو جب میں دفتر سے آؤں گی تو کر لینا، اس وقت مجھے دیر ہو رہی ہے۔" میں وہیل چیئر کو دھکیلتی ہوئی باہر نکل گئی۔ حبشیوں کی اس گندی بستی میں جس کسی نے مجھے اس لباس میں دیکھا، وہ پہلے تو حیران ہوا، پھر مذاق اڑانے لگا، مگر میں نے کسی کی ایک نہ سنی اور اپنی راہ چلتی رہی۔ جب میں اپنے اخبار کے دفتر پہنچی تو وہاں بھی شدید ردعمل پیدا ہوا۔ بہت سے لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے، جب میں نے انھیں بتایا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اور مسلمان عورتیں ایسا ہی لباس پہنتی ہیں تو بعض لوگوں نے خاموشی اختیار کر لی اور بعض لوگ بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے۔ اتفاق سے اس روز تنخواہ کا دن تھا۔ تنخواہ ملی تو میں نے اس کا ایک چوتھائی حصہ اپنے علاقے کی مسجد کے فنڈ میں جمع کرا دیا۔ جب میں گھر لوٹی تو میری والدہ میرا انتظار کر رہی تھیں۔ میرے والد بھی گھر پر موجود تھے۔ میں تنخواہ کا نصف حصہ اپنی والدہ کو دے دیا کرتی تھی۔ اس رقم سے میرے والد اپنے نشے کے لیے کچھ پیسے اینٹھ لیا کرتے تھے۔ میں نے جب اپنی تنخواہ کی کچھ رقم ماں کو دی تو انھوں نے حیرت سے مجھے دیکھا اور پوچھا: "تم نے اس بار دس ڈالر کم کر دیے ہیں۔" "ہاں! اب ہر ماہ آپ کو اتنی رقم ہی ملے گی۔ میں نے اپنی تنخواہ کا ایک چوتھائی مسجد کو دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔" میری یہ بات سنتے ہی وہ مجھے، مسلمانوں اور مسجد کو کوسنے لگیں۔ میں نے کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ میں بہت دیر تک اپنی والدہ کو بکتے جھکتے سنتی رہی۔ بیچ بیچ میں میرے والد کی آواز بھی سنائی دیتی تھی: "اب سنتھیا ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔ مسلمانوں نے اس کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ ہم نے تو کبھی گرجے کو چندہ نہیں دیا۔ یہ تنخواہ کا ایک چوتھائی مسجد کو دینے لگی ہے۔" میرے والد اور والدہ کے نزدیک مسلمان لٹیروں سے کم نہ تھے، جوان کی بیٹی کی کمائی لوٹ کر لے گئے تھے۔ آہستہ آہستہ میں نے اپنی زندگی اسلام کے قوانین وضوابط کے مطابق ڈھال لی۔ وہ لوگ جو پہلے مجھ پر انگلیاں اٹھاتے تھے، مجھ سے بھی لاپروا ہو گئے اور میرے اور اسلام کے خلاف زہر اگلنے سے بھی، اور پھر کرسمس کا تہوار آ گیا۔ ہم خواہ کتنے ہی غریب اور بدحال کیوں نہ ہوں، کرسمس کو ٹھاٹ باٹ سے منانے کا اہتمام ضرور کرتے ہیں۔ کرسمس کے روز شراب پانی کی طرح بہائی جاتی ہے۔ جب میں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نے مہمانوں کے ساتھ شراب کے جام کو چھونے سے ہی انکار کر دیا تو ہمارے گھر میں قیامت برپا ہوگئی۔ والد تو صبح سے نشے میں دھت تھے، والدہ بھی دو ایک بار مہمانوں کے ساتھ پی چکی تھیں۔ نشے کی حالت میں وہ سب مجھ پر برسنے لگے، مہمان بھی نشے میں تھے۔ وہ بھی جوان کے منہ میں آیا بکنے لگے۔ ان سب کی حالت قابل رحم تھی۔ میں نے سوچا کہ مجھے اس کمرے سے چلے جانا چاہیے، مگر جب میں اپنی وہیل چیئر کو دھکیل کر جا رہی تھی تو ایک مہمان لڑکا اور میرے والد میرے پیچھے لپکے اور وہیل چیئر کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا راستہ چھوڑ دیں، مجھے جانے دیں۔ "یہ پی لو، پھر چلی جانا۔" لڑکے نے میرے راستے سے ہٹے بغیر شراب کا جام میرے آگے کیا۔ "میں لعنت بھیجتی ہوں اس پر۔" میرے منہ پر ایک زوردار طمانچہ لگا، جو میرے والد نے مارا تھا۔ میرا سر چکرا گیا۔ آنکھوں میں آنسو آگئے، مگر میرے والد اور اس لڑکے میں تو جیسے شیطان کی روح حلول کر گئی تھی۔ وہ مجھے پیٹنے لگے۔ انھوں نے مجھے روئی کی طرح دھنک دیا۔ میں خاموشی سے یہ ظلم برداشت کرتی رہی۔ وہ گالیاں بک رہے تھے، نشے میں ان کے منہ سے جھاگ بہہ رہی تھی۔ جب وہ تھک کر بیٹھ گئے تو میں کسی نہ کسی طرح اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس رات میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔

میرا پہلا ردعمل یہ تھا کہ اپنے امام محمد یوسف کو ساری بپتا سنانی چاہیے اور پھر یہ گھر چھوڑ دینا چاہیے، لیکن جوں جوں میرا غصہ ٹھنڈا ہوتا گیا، میری سوچ بدلتی گئی، میں نے سوچا کہ مجھے اپنی پریشانیاں لے کر محمد یوسف کے پاس نہیں جانا چاہیے، ان کا حل ضرور تلاش کرنا چاہیے اور اپنے والدین کے ساتھ ہی رہنا چاہیے ان کا مجھ پر حق ہے اور میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں ان کی زندگی بدلنے کی کوشش کروں، چنانچہ اس روز میں نے ایک اہم فیصلہ کیا اور اگلے روز میں نے اپنے اس فیصلے سے امام محمد یوسف کو مطلع کر دیا۔

میں نے اخبار کی ملازمت چھوڑ دی اور رضا کار بن گئی۔ مجھے معمولی سا گزارہ الاؤنس ملنے لگا۔ جب میرے والدین کو میرے اس فیصلے کا علم ہوا تو وہ بہت سٹپٹائے۔ وہ یہ سوچ ہی نہ سکتے تھے کہ میں اچھی بھلی ملازمت چھوڑ دوں گی۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ فکر نہ کریں، ان کو ان کا حصہ ملتا رہے گا۔ میں اخبار کے لیے دن میں لکھوں گی اور جو معاوضہ مجھے وہاں سے ملے گا، وہ میں ان کو دے دیا کروں گی۔ میری اس عملی زندگی کا آغاز اس وقت ہوا، جب میں مسلمان رضا کار بن گئی۔

محمد یوسف نے مجھے بہت سی ہدایات دیں اور جس کام کے لیے مجھے چنا گیا، اس راہ کے خطرات سے آگاہ کیا۔ مجھے خود بھی اندازہ تھا کہ یہ راستہ پرخطر ہے، مگر اسلام نے مجھے حوصلہ بخشا۔ اس کی وجہ سے میں کسی خطرے کو خاطر میں نہ لا رہی تھی، میں جیلوں میں جانے لگی۔ وہاں میں قیدیوں سے ملتی، ان کے سامنے اسلام کی عظمت بیان کرتی، ان کو ان کی زندگی کے گھناؤنے پہلو دکھا کر ان کو بہتر زندگی بسر کرنے کا مشورہ دیتی۔ کچھ قیدی وقت کاٹنے کے لیے میری باتوں کو توجہ سے سنتے، کچھ میرا مذاق اڑاتے ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنھوں نے میری جسمانی معذوری پر بھی قہقہے لگائے، مگر میں مطلق ہراساں نہ ہوئی، نہ میری ہمت نے جواب دیا۔ ان قیدیوں میں سے ایک حبشی قیدی ارنبو بھی تھا، اس نے میری باتوں سے خاصا اثر قبول کیا اور ایک دن کہنے لگا: "تم بڑی ہمت والی لڑکی ہو۔ اگر تم واقعی چاہتی ہو کہ برائی کا خاتمہ ہو جائے تو برنارڈو کا خاتمہ کر دو؟" "برنارڈو کون ہے؟" میں نے پوچھا۔ "برنارڈو اس شہر میں ایک بڑی مافیا فیملی کا سربراہ ہے۔ وہی شخص ہے، جو اس شہر میں منشیات کا اجارہ دار ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو لوگوں کو منشیات نہ ملیں اور نہ ہی لوگ ان کے عادی ہوں۔ وہ بڑا خطرناک آدمی ہے۔ آج میں جس حالت کو پہنچا ہوں، اس کا ذمہ دار بھی برنارڈو ہے۔" "میں برنارڈو سے کیسے مل سکتی ہوں؟" اس نے میرے کان میں مجھے برنارڈو کا پتا بتا دیا۔ جب میں جانے لگی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تو اربنٹو کا لہجہ یک سر بدل گیا تھا۔ وہ ندامت کے ساتھ کہنے لگا: "مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے تم سے برنارڈو کا ذکر کیا۔ تم اس سارے واقعے کو بھول جاؤ۔ تم اندازہ نہیں کرسکتی ہو کہ برنارڈو کتنا خطرناک آدمی ہے۔"" مگر میں اس سے ملنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔" میں نے عزم سے کہا۔ "تم اس سے مل کر کیا کرو گی؟" اس نے پوچھا۔ "اس کو سیدھا راستہ دکھانے کی کوشش کروں گی" وہ ہنسنے لگا۔ اس کے قہقہے دور تک میرا پیچھا کرتے رہے۔

صبح کا وقت تھا، جب میں وقت طے کیے بغیر برنارڈو کے عالی شان گھر کے اندر داخل ہوئی۔ اس گھر کو دیکھ کر کوئی شخص اندازہ نہ کرسکتا تھا کہ اس گھر میں رہنے والا شخص کوئی بہت بڑا مجرم ہے۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ایک ملازم نے مجھے روک کر پوچھا۔ وہ میرے لباس اور میری وہیل چیئر کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ "مجھے مسٹر برنارڈو سے ملنا ہے۔" میں نے کہا۔ "نہیں" اس نے قہقہہ لگا کر کہا: "مسٹر برنارڈو سے ملنا اتنا آسان نہیں۔"" آخر کیوں؟" میں نے کہا۔ "وہ بھی انسان ہے اور انسان انسانوں سے ملا جلا کرتے ہیں۔" ہم دونوں میں تو تکرار ہونے لگی، اسی وقت ایک ادھیڑ عمر کا مضبوط جثّے والا آدمی ایک کمرے سے باہر نکلا اور غصے سے بولا: "یہ کیا ہو رہا ہے؟ شور کیوں مچا رکھا ہے؟" ملازم نے اس شخص کے سامنے سر جھکا کر کہا: "یہ لڑکی آپ سے ملنے پر اصرار کر رہی ہے۔"" مجھ سے؟" اس نے پوچھا: "کیا کام ہے؟" میں آپ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔" میں نے کہا۔ برنارڈو نے کچھ تعجب سے میری طرف دیکھا۔ پھر ملازم کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔ جب ملازم چلا گیا تو برنارڈو نے بڑی نخوت سے کہا: "میں اس طرح کسی سے ملاقات نہیں کرتا ہوں۔ تم معذور ہو اس لیے رک گیا ہوں۔ کہو، میں تمھاری کیا مدد کرسکتا ہوں؟" میں نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا: "مسٹر برنارڈو! کیا واقعی آپ اس معذور لڑکی کے کسی کام آنا چاہتے ہیں؟" اس نے جواب دینے سے پہلے کچھ سوچا، پھر مسکرا کر کہا: "ہاں، کہو میں تمھاری کیا مدد کرسکتا ہوں؟" میں نے پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ میں نے محسوس کیا کہ مسٹر برنارڈو کچھ بے چینی محسوس کر رہا ہے۔ وہ مجھ سے نظریں چرا رہا تھا۔ "مسٹر برنارڈو!" میں نے کہا: "اللہ نے آپ کو سب کچھ دیا ہے، اب آپ کو ہدایت کی ضرورت ہے، سچی ہدایت کی"۔ "لڑکی! میں نہیں جانتا تم کون ہو۔ میرا وقت بہت قیمتی ہے۔ دو منٹ میں اپنی بات ختم کرو۔" میں نے جب بات شروع کی تو برنارڈو کا چہرہ طیش اور غصے سے سرخ ہوگیا۔ اس نے غصے کو دبا کر کہا: "تم پاگل ہو، نکل جاؤ یہاں سے۔ تمھیں کس نے بتایا کہ میں یہ کام کرتا ہوں؟ میں تمھیں اور تم کو یہ بتانے والے کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔" میں نے بڑے اطمینان سے کہا: "آپ کے اس غصے اور جوش ہی سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مجھے آپ کے بارے میں جو اطلاع ملی ہے، وہ درست ہے۔"" تم بکتی رہو، چلی جاؤ یہاں سے، مجھے تمھارے اپاہج پن کا خیال آرہا ہے ورنہ"۔۔ "میں جانتی ہوں مسٹر برنارڈو! آپ بہت طاقت ور ہیں، سارا شہر آپ کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔"" آخر تم چاہتی کیا ہو؟" برنارڈو نے گرج کر کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ خلق خدا کے فائدے کے لیے اپنا یہ دھندا چھوڑ کر کوئی اور کام کریں اور اگر آپ سے یہ ممکن نہیں تو پھر مجھ معذور لڑکی پر کرم کریں۔ مجھے ہر روز پانچ منٹ ملاقات کا وقت دے دیا کریں۔" وہ حیرت سے میرا منہ تکنے لگا، پھر اس نے قہقہہ لگایا اور بولا: تم ضد کی پکی ہو، تم کل پھر آسکتی ہو اسی وقت۔ میں وہاں سے نکلی تو بے حد مطمئن تھی۔

برنارڈو اطالوی نژاد تھا۔ دل کا کھلا۔ اس کی زندگی میں شاید ہی مجھ جیسا کوئی انسان ملا ہو۔ وہ میری ذات میں دلچسپی لینے لگا۔ ایک دن کے بعد دوسرا دن... وہ مجھے ہر روز بلاتا۔ مجھ سے باتیں کرتا۔ پانچ منٹ کی گفتگو کا دائرہ پھیل کر گھنٹوں تک پہنچ گیا۔ میں اس کے سامنے انسانوں کی بدحالی کا ذکر کرتی۔ منشیات کی تباہ کاریاں بیان کرتی۔ اسلام کی حقانیت کا ذکر کرتی۔ آہستہ آہستہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اس کے خیالات میں کچھ لچک پیدا ہونے لگی۔" آمنہ!".. ایک دن اس نے مجھ سے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو؟ مسلمان کیا ہوتے ہیں؟ مگر میں ایک بات جان گیا ہوں کہ تم انسان کی نفسیات کو خوب سمجھتی ہو۔"اسلام انسان کا مذہب ہے مکمل دین۔ "میں نے جواب دیا۔"اس لیے اسلام مسلمانوں کو انسانی نفسیات پر گہری نظر رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔"میں نے محسوس کیا کہ اب جب میں اس سے ملنے جاتی ہوں تو وہ کچھ بے چینی محسوس کرنے لگتا ہے۔اس نے ایک دن مجھ سے کہا:" آمنہ! واقعی انسان کی زندگی فانی ہے اور انسان کو دنیا میں اچھے کام کرنے چاہییں، دوسروں کا بھلا سوچنا چاہیے۔""الحمدللہ" میں نے جواب دیا... "اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ بات آپ ذہن میں سما گئی ہے۔"

چند دنوں بعد برنارڈو نے اپنا دھندا چھوڑ دیا، وہ راہ راست پر آ گیا، اس نے بلا ہچکچاہٹ قبول کر لیا کہ وہ مافیا کا رکن ہے، اس نے مافیا کے سربستہ رازوں کو کھول کر رکھ دیا، آپ کو یاد ہوگا کہ صدر فورڈ کے عہد صدارت میں برنارڈو کے اس عمل سے امریکہ میں کتنا تہلکہ مچا تھا! برنارڈو نے اخبار نویسوں سے کہا تھا:"ایک اپاہج اور چلنے پھرنے سے معذور لڑکی نے مجھے یہ طاقت پرواز بخشی ہے کہ میں نے برائی کی زنجیروں کو توڑ دیا ہے اور کھلی آزاد فضا میں اڑنے کی ہمت اپنے اندر محسوس کر رہا ہوں۔اس روز میں بہت روئی تھی جب مجھے خبر ملی کہ برنارڈو کو جیل میں گولی ماردی گئی ہے، اس کو مافیا کے آدمیوں نے قتل کر دیا تھا، اس کا زندہ رہنا ان کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا تھا، وہ ایک ایسا انسان تھا، جو راستی کی راہ پر چل نکلا تھا، وہ زندہ رہتا تو بڑا مصلح ثابت ہوسکتا تھا۔ برنارڈو کے تائب ہونے کی وجہ سے مجھے پریس نے بڑی شہرت دی۔میری تقریریں شائع ہونے لگیں۔ اخباروں اور رسالوں میں میرے انٹرویو شائع ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو پر مجھے بلایا گیا اور میری خدمات کو بے حد سراہا گیا۔عالمی ہیوی ویٹ چمپین محمد علی مجھ سے ملنے آئے، انھوں نے میری بڑی تعریف کی، صدر فورڈ نے مجھے وہائٹ ہاؤس میں بلایا اور میری تعریف کی اس شہرت وعزت کے باوجود مجھ میں تکبر پیدا نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہے

اسلام نے میری زندگی میں جو انقلاب پیدا کیا، میں ساری دنیا میں پھیلانا چاہتی ہوں اور اگر یہ میرے بس میں نہیں تو میرے دل میں یہ خواہش ضرور ہے کہ اسلام کی برکات اور فیوض سے امریکہ کے سیاہ فام ضرور فیض یاب ہوں۔

میں ایک اپاہج عورت ہوں، مگر میں اپنے آپ کو اپاہج نہیں سمجھتی، کیونکہ میرا ایمان ہے کہ جو شخص مسلمان ہو جائے، وہ کبھی اپاہج نہیں ہوسکتا، کیونکہ اللہ اس کا سہارا بن جاتا ہے۔میری زندگی اسلام کے لیے وقف ہو چکی ہے۔ میں اسلام کے لیے کام کروں گی اور اسلام کی روح انسانوں میں پھونک دینا چاہتی ہوں۔

جب بھی کوئی انسان برائی کا راستہ ترک کرتا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اسلام کی فتح ہوئی ہے۔

تو یہ ہے میری کہانی... سنتھیا سے آمنہ بننے کی!!

http://www.suayharam.org/

اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے
جو اللہ کی طرف دعوت دے
اور نیک عمل کرے
اور کہے کہ میں مسلمان ہوں
[قرآن کریم]
ماہنامہ ارمغان کے 29 ویں سال کے آغاز پر
نیک خواہشات پیش کرتے ہیں
Afeef ur Rahman Shamsi
Moradabad

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دعوتی سوالات
اور میرے جوابات

جناب ریاض موسیٰ ملیباریؒ

قسط:۵

برصغیر کے معروف داعی دین جناب ریاض موسیٰ ملیباری، غیر مسلموں میں دعوت کے حوالہ سے ایک بہت معتبر نام ہے، انھوں نے اپنی پوری زندگی اور تمام توانائیاں بلکہ اپنی جمع پونجی بھی اس کارخیر کے لئے وقف کر رکھی تھی، اپنے دعوتی تجربات کی روشنی میں انھوں نے اس سلسلہ کے بہت سے سوالوں کے جواب ''دعوتی سوالات'' کے نام سے مرتب کئے تھے، جنھیں ارمغان کے قارئین کے لئے قسط وار پیش کیا جارہا ہے، یہاں یہ وضاحت مفید ہوگی کہ یہ تمام جوابات دعوتی تناظر میں دیئے گئے ہیں، احکام وفتاویٰ کے لحاظ سے، اور اپنی ضرورت کے اعتبار سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ امید ہے کہ کاروان دعوت کے مسافر اس کی روشنی میں اپنا سفر اور زیادہ کامیابی کے ساتھ طے کرسکیں گے۔ ....ادارہ

سوال: **آپ کے دروس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دعوت امت کے ہر فرد پر فرض ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس کو انجام کیسے دیں؟**

جواب: ایک عام مسلمان کو اس کام کے انجام دینے کے لئے تین چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔

(۱) علم: اسلام میں ہر کام کرنے سے پہلے اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ مثلاً: ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا تو اس پر نماز فرض ہوگئی۔ اس کے لئے وضو ہے تو وضو کا طریقہ سیکھنا لازم ہے۔ اسی طرح جب ہم پر دعوت فرض ہے تو اسکا طریقہ بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں سیکھنا ضروری ہے۔

(۲) تزکیہ: یعنی اپنے نفس کو رذائل سے پاک کرنا اور اپنے آپ کو رب سے قریب کرنا، کیا آپ اپنے رب سے قریب ہونا پسند کرتے ہیں؟ یقیناً آپ کا جواب 'ہاں' ہی میں ہوگا۔ اب ہمیں یہاں یہ سمجھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا 'تزکیہ' کیسے کیا؟ وہ درج ذیل ہیں۔

(الف) نبوت کے شروع ہی میں اللہ نے آپ ﷺ کو تہجد کی نماز کا حکم دیا جب کہ پنجوقتہ نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں۔ اس طرح ہمیں بھی تہجد کی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ رات کی تاریکی میں جب ساری دنیا سو رہی ہو اس وقت آپ رب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

(ب) قرآن مجید کی تلاوت: ہر داعی قرآن مجید کو سمجھ کر تدبر وتفکر کے ساتھ پڑھے۔

(ج) ذکر واذکار: مسلسل ذکر میں مشغول رہنے کے علماء کرام نے سیکڑوں فوائد بتائے ہیں۔ ان میں سے صرف تین فوائد کا ذکر یہاں مناسب ہے وہ پڑھیے:

(۱) ذکر سے شیطان دور ہوتا ہے۔ یہ ہمارے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے کیونکہ داعی کا دشمنِ اعظم شیطان ہے، اور اگر یہی شیطان ہم سے دور ہوجائے تو یہ ہماری آخرت میں کامیابی کی واضح دلیل ہے۔

(۲) نفاق سے نجات (چھٹکارہ)

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے سوال کیا گیا: ''منافق کون ہے؟'' انہوں نے ذکر کیا: ''الذین لایذکرون اللہ الا قلیلا'' (۴:۱۴۲) یعنی ''جو اللہ رب العالمین کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں۔'' ایمان لانے کے بعد مومن کیلئے سب سے بڑا خطرہ نفاق کا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ہے۔ اگر ہم اس سے بچ گئے تو یہ ہمارے لئے بہت ہی بڑی کامیابی ہے کیونکہ کافر کے ساتھ منافق بھی دوزخ میں جائے گا۔ یہ ہمارے ذہن میں متحضر رہنا چاہیے کہ منافق کافروں میں سے نہیں ہوتا بلکہ ہم مسلمانوں میں سے ہوتا ہے۔ اور ان کیلئے جہنم کا ادنیٰ نہیں اعلیٰ درجہ ہے۔ یعنی کافروں سے بھی بڑھ کر، ذکر واذکار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نفاق بالکل ختم کردیتا ہے۔

(۳) سکون دل: ذکر واذکار سے دل کو سکون وطمانیت نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''الا بذکر اللہ تطمئن القلوب'' یہ تینوں فوائد ایک داعی کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔

(د) صدقہ وخیرات: ہر داعی سے یہ میری گزارش ہے کہ وہ روزانہ ایک روپیہ صدقہ کرے قیامت میں اس کا ثواب بڑھا کر سات سو گنا ملے گا، اسی طرح اگر ہم نے ۳۰ر تیس ۴۰ر چالیس سال صدقہ کیا تو ہمارے لئے ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہوجائے گا

(ہ) غرباء مساکین کی کفالت: ہمارے قریب میں یتیم، مسکین، بیوہ، بیمار اور کمزور جتنے بھی ہیں ان کی کفالت کریں اپنی حیثیت کے مطابق، ہر نیک کام کے لئے ایک ہی اجر ہے یعنی ''جنت الفردوس'' لیکن یتیم کی کفالت کے لئے دو دو ثواب ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا'' میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے یعنی ایک جنت اور دوسری آپ ﷺ کی صحبت۔ کیا آپ صحبتِ رسول ﷺ پسند نہیں کرتے؟

نیز آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی اس کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ عیسائی مشنریاں، ہندو تنظیمیں، قادیانی وغیرہ مختلف لوگ ہمارے یتیم، مسکین اور بیواؤں کو اچک لیتے ہیں اس سے بھی بچنے کا یہ نسخۂ کیمیاء ہے اس کے علاوہ اور چیزیں بھی تزکیہ کے بارے میں مل جائیں گی۔ مختصراً بیان کردیا ہوں۔

(۳) فیلڈ ورک: عملی مشق کرنا انتہائی ضروری ہے اس لئے ہم عوام کے لئے ۱۰ر دس دن کا کیمپ منعقد کرتے ہیں جس میں ان تمام چیزوں کی عملی مشق کرائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **قرآن کی تلاوت کر کے سنانے سے ایک غیر مسلم کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا اس لئے کیا ان آیتوں کا صرف ترجمہ سنانا کافی نہ ہوگا؟**

جواب: صرف آیتوں کا ترجمہ سنانا کافی نہیں ہوگا بلکہ آیتوں کو بھی سنانا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ قرآن انسانوں کے خالق و مالک کا کلام ہے، انسانوں کی روح اس کو پہچان لیتی ہے کیونکہ اس نے عالم ارواح میں اس کی آواز کو سنا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا ان روحوں کے اندر بیداری اور تبدیلی لانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی لئے سارے انبیاء کے لئے طریقۂ دعوت لوگوں کے سامنے اللہ کے کلام کو پڑھ کر سنانا مقرر کیا گیا۔

عام غیر مسلموں کے سامنے قرآن کی آیتوں کو پڑھ کر سنانے سے کچھ لوگ پسینہ پسینہ ہوجاتے ہیں، کچھ لوگ رونا شروع کردیتے ہیں، کچھ لوگ حیران و پریشان ہوجاتے ہیں۔ اگر ہم ہزار گھنٹہ اپنی زبان سے بیان کریں گے تو بھی وہ ایک آیت کے برابر نہیں ہوسکتا۔ قرآن ایک معجزہ ہے، دعوت کے میدان اور کام کرنے والے دعاۃ کو اس کا احساس ہے، کمرہ میں بیٹھ کر سوچنے والوں کو اس کا احساس نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **ایک غیر مسلم نے اسلام کا اچھا مطالعہ کیا اور قرآن کو گہرائیوں میں جاکر سمجھا اور اسلام قبول کرنے کے مواقع اس کے سامنے آئے پھر بھی وہ مسلمان نہیں ہوا ایسے لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟**

جواب: آپ کے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس شخص کو اسلام کی تبلیغ ہوچکی ہے۔ اب انہیں اسلام کی دعوت دینے کی ضرورت ہے۔ مثلاً آپ کے گھر پر شادی ہے آپ کے سارے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دوستوں کو یہ بات معلوم بھی ہے، کچھ اڑوس پڑوس بھی میں بھی لوگ ہیں، انہیں بھی معلوم ہے۔آپ نے صرف دوستوں ہی کو دعوت نامہ دیا ہے تو کیا دوستوں کے علاوہ اڑوس پڑوس کے لوگ بھی شادی میں آپ کے گھر آئیں گے؟

اس کا جواب ہوگا کہ نہیں آئیں گے،ایک شریف آدمی معمولی شادی میں بھی بغیر دعوت کے آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے۔تو ایک غیر مسلم، اپنے مذہب، سارے تعلقات وغیرہ کو چھوڑ کر بغیر دعوت کے کیسے آئے گا؟

ایک داعی کے دعوت سے متعلق تین فرائض ہیں:

(۱) تبلیغ: آپ کے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس شخص کو اسلام کی تبلیغ ہو چکی ہے، اب انہیں اسلام کی دعوت دینے کی ضرورت ہے۔

۲) دعوت: یعنی ایسے لوگوں کو باقاعدہ قبول اسلام کی دعوت دینی چاہیے۔دعوت دینے کے بعد اگر وہ انکار کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۳) شہادت: قیامت کے دن آپ کی دعوت کا جس نے انکار کیا ہے میدانِ حشر میں آپ کو اس کے خلاف گواہی دینی ہے، یعنی تبلیغ، دعوت اور گواہی، یہ تینوں ہمارے فرائض ہیں۔ واللہ اعلم

سوال: **اسلام کے بارے میں سمجھ کر اسلام قبول کرنے کے خواہش مند کچھ ہندو ہیں مگر گھر والوں کی سختی کی وجہ سے وہ لوگ متردد ہیں ان لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے؟**

جواب: ایسے غیر مسلموں کو آخرت کی زندگی کے بارے میں جنت، جہنم کے بارے میں کچھ قرآنی آیات ترجمہ کے ساتھ سنانا چاہیے۔لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سنانے والا داعی تزکیہ حاصل کئے ہوئے ہو، تبھی وہ قرآنی آیات کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ سکے گی۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **ہندوؤں میں ذات پات کا نظام ہے نیز ان کے عقائد میں بھی اختلاف ہے تو کیا تمام طبقات میں دعوت کا طریقہ یکساں ہے؟**

جواب: تمام طبقات میں دعوت کا طریقہ ہرگز یکساں نہیں ہوسکتا، آپ ﷺ کو اپنے سماج میں دعوت کے لئے مختلف اسالیب اختیار کرنا پڑے۔ مثلاً آپ عکاظ کے بازار میں کھڑے ہوتے تھے، اس بازار میں اکثر دیہات کے بدوی لوگ ہوا کرتے تھے لیکن ان کی مختلف حالتیں ہوا کرتی تھیں لیکن ہر شخص کے ذہن میں کامیابی کی آرزو ضرور رہتی تھی۔مثلاً ایک بدوی کی آرزو ہوتی کہ وہ مکہ کے اطراف میں زندگی گزارے، کسی کی خواہش چھوٹی موٹی تجارت کرنے کی ہوتی تھی، کسی کی خواہش ہوتی تھی کہ اس کے پاس چند غلام ہوں اور وہ ان کے ذریعہ کچھ مال کمائے، تو کچھ لوگوں کو خوبصورت عورتوں سے شادی کرنے کی تمنا ہوتی تھی۔اسی طرح ان کی ہزاروں خواہشات ہوتی تھیں جن میں کامیابی ہی ان کے لئے سب کچھ تھی۔ایسے لوگوں کے سامنے آپ ﷺ نے فرمایا ''قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا'' یہ الفاظ ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے اور یہ احساس دلاتے کہ اِس سے ان کی ساری آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ پھر ان کا سوال ہوتا کیا ہم یقیناً کامیاب ہوجائیں گے؟ آپ ﷺ فرماتے: ''ہاں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' وہ پوچھتے ''ہمیں اس کے لئے کیا کرنا ہوگا؟''

آپ ﷺ فرماتے: ''استقامت کے ساتھ اس پر جمے رہو۔'' اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہاں نہ تو کوئی تقریر کی نہ ہی کسی طرح کوئی تفصیل بیان کی۔بس ان کے ذہن کا خیال رکھتے ہوئے انہیں دعوت دی۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: تبلیغی جماعت کے دعوتی کام کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ جو کام انجام دے رہے ہیں وہ امت میں اصلاح

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کا کام ہے اوراس کی بھی بڑی اہمیت ہے، اگر تبلیغی جماعت نے کام نہ کیا ہوتا تو آج بھارت کی اکثر مساجد ویران رہتیں۔ واللہ اعلم

سوال: **تمل ناڈو میں مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون پاس کیا گیا تو اس حالت میں ہم کیرالہ میں کیسے کام کریں؟**

جواب: تمل ناڈو میں مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون پاس کرنے والی جئے للیتا تھیں، دو تہائی میجارٹی (اکثریت) کے ذریعہ اسمبلی میں کامیاب ہونے کی وجہ سے اس کے اندر کافی غرور آگیا تھا، اس وجہ سے انھوں نے کئی قانون پاس کئے اس میں سے مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون بھی پاس کیا۔ کسی مسلمان نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔

اس کے بعد مرکزی پارلیمنٹ کے لئے الیکشن ہوا اس میں جئے للیتا کو ایک بھی سیٹ نہیں ملی۔ اس کے بعد جئے للیتا نے مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون کو رد کر دیا۔

ہندوؤں کو مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون بنانا پسند نہیں ہے کیونکہ ہندوؤں کو یہ قانون سازی پسند نہیں، ہندو سماج کو ذات پات کی مختلف پریشانیاں اٹھ کھڑی ہوجاتی ہیں اس حالت میں ان کے بچنے کے لئے دوہی راستے ہیں۔ (۱) مذہبی تبدیلی۔ (۲) خودکشی۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ایک واقعہ ذکر کرنا مناسب ہے: ایک ہندو نے ایک آدمی کو قتل کیا تو اس کا نام قاتل رام داس پڑ گیا، اس کو قاتل کا لفظ بالکل نہیں پسند تھا، اس کا بچہ بڑا ہونے کے بعد اسے بھی قاتل رام داس کا بیٹا نارائن کہہ کر پکارا جانے لگا، یہ پکارا جانا بچہ کو بہت ناگوار گزرتا تھا، تب اس نے مسلمان ہو کر اپنا نام عبداللہ رکھ لیا۔ ایسی حالت میں غیر مسلم کو بدنامی سے بچنے کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو تو اسے خودکشی کرنی پڑے گی۔

مذہبی تبدیلی کے خلاف قانون کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہندو شخص کسی مصیبت میں دوچار ہو کر خودکشی کرے۔ اسی لئے ہندو اس قانون کو پسند نہیں کرتے کیونکہ مصیبت کب آئے گی کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **مذہب اسلام کی تاریخ محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے جب کہ دوسرے مذاہب اسلام سے بہت قدیم ہیں تو کیا قدیم مذاہب برحق نہیں ہیں؟**

جواب: اسلام کی تاریخ دنیا کے سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے، حضرت آدم علیہ السلام مسلمان تھے اور حضرت آدم سے قبل کوئی انسان نہ تھا، اس لئے مذہب اسلام سب سے قدیم مذہب ہے۔

انسان کی ایک کمزوری یہ ہے کہ اس کو جو تعلیمات دی جاتی ہے تو ایک عرصہ تک اس پر عمل کرتا ہے زمانہ گزرتے گزرتے انسان ان تعلیمات میں کمی و بیشی کرنے لگتا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد تعلیمات آدم سے ہٹ گئی تو اللہ نے دوسرے پیغمبر کو بھیجا، انبیاء کی بعثت کا یہ سلسلہ ہر زمانے میں رہا، آخری زمانہ میں آپ ﷺ کو اسی اللہ کی وحدانیت کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے بھیجا گیا، یہ ہے اسلام کی تاریخ۔ اور آج ہمارے سامنے جو قدیم مذاہب ہیں جیسے ہندومت، بدھ مت، جین مت یہ سب صرف ۳۰۰۰، ۴۰۰۰ سال پرانے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **ہندو لوگ بھانجی سے شادی کرتے ہیں اور اسلام اس سے منع کرتا ہے اس کا صحیح جواب مطلوب ہے جو کہ سائنٹفک طور سے بھی صحیح ہو؟**

جواب: سائنسی نقطۂ نظر سے ایک میاں بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہو تو وہ شوہر کے اثرات سے ہوتا ہے، اور اگر لڑکی پیدا ہو، تو اس پر ماں کے اثرات کی زیادتی ہوتی ہے۔ تو بھانجی میں بہن کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں اس لئے اسلام نے یہ رشتہ منع کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کتابیں اپنے آباء کی

قسط (۲۱)

ظفر الأمانی بشرح مختصر السید الشریف الجرجانی

کے مصنف امام محدث فقیہ مولانا محمد عبد الحی لکھنوی

مطیع الرحمن عوف ندوی ❖ 9794714117

۱۸۵۷ء کی بغاوت کے بعد ملک کے حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہوگئے، اس سے قبل مغلوں اور دیگر حکمرانوں کے دور حکومت میں ملک عروج وکمال کی جانب گامزن رہا، امن وسلامتی کے ساتھ ساتھ حکمرانوں کی علم نوازی کی وجہ سے علم وفن کی دنیا میں ناقابل یقین ترقی ہوئی، فنون لطیفہ کو فروغ ملا اور ہندوستان پوری دنیا میں ایک مثالی ملک کی حیثیت سے جانا جانے لگا۔

لیکن انگریزوں کے تسلط اور مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد ملک کے حالات یکسر تبدیل ہوگئے، ۱۸۵۷ء کی بغاوت کا بدلہ لینے کے لئے انگریزوں نے ہندوستانی آبادیوں کو نشانہ بنانا شروع کردیا، چونکہ تحریک آزادی میں علماء پیش پیش تھے، اس لئے بطور خاص علماء کرام کو ہدف بنا کر ان کو جیل کی سلاخوں میں ڈالنا اور تختہ دار کے حوالہ کرنا روز کا معمول بن گیا، ملک میں بدامنی عام ہوگئی، مرکزیت کا بالکل خاتمہ ہوگیا، ریاستیں برائے نام خود مختار تو ہوئیں، لیکن ان کی باگ ڈور انگریزوں کے ہاتھوں میں آگئی، نوابان اور شاہان محض اپنے قلعوں اور محلوں تک محدود ہوگئے، اس صورت حال نے ملک کی سیاسی، اقتصادی صورتحال کو متاثر کیا، دینی وعلمی اعتبار سے بھی ملک بہت پیچھے چلا گیا، امن وامان کے فقدان کی وجہ سے مدارس معطل ہوگئے، علمی وتصنیفی کام بند ہوگئے۔

انہیں حالات میں خانوادہ فرنگی محل میں ایک ایسی شخصیت کا جنم ہوتا ہے جس نے عالمی پیمانے پر اپنے علم وعمل اور فضل وکمال کا سکہ منوایا اور جن کی خدمات کو رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا عبدالحئی بن عبدالحلیم سہالوی لکھنوی، خانوادہ فرنگی محل کے ایک فرد تھے، فرنگی محل میں ایک فرانسیسی تاجر کا بنایا ہوا محل تھا، اس کی وطن واپسی کے بعد وہ حکومت کی ملک ہوگیا، اور جب ۱۱۰۵ھ میں ملا قطب الدین سہالوی کی شہادت ہوئی تو ان کے صاحبزادے ملا اسعد ان دنوں دکن میں اورنگ زیب عالم گیر کے ساتھ تھے، بادشاہ کو ملا قطب الدین کی شہادت کا بڑا رنج ہوا، اور اس نے ملا قطب الدین کی اولاد کو فرنگی محل عطا کیا، چنانچہ ان کی اولاد سہالی سے لکھنؤ منتقل ہوگئی، اس خانوادہ میں تفسیر وفقہ، حدیث ولغت، منطق وفلسفہ اور ریاضیات وغیرہ کے تقریباً ڈھائی سو علماء ہوئے جن کا ذکر مولوی عنایت اللہ فرنگی محلی نے اپنی کتاب 'تذکرہ علماء فرنگی محل' میں کیا ہے، جسے انھوں نے ۱۳۴۷ھ میں تصنیف کیا، آپ کا نسب اس طرح ہے، عبدالحئی بن عبدالحلیم بن امین اللہ بن محمد اکبر بن ابوالرحیم بن محمد یعقوب بن عبدالعزیز بن محمد سعید بن شہید قطب الدین انصاری سہالوی لکھنوی، مولانا کا خاندان تینتالیس واسطوں سے سیدنا حضرت ابوایوب انصاریؓ تک جا پہنچتا ہے، مولانا کا خاندان مدینہ منورہ سے ہرات اور وہاں سے دہلی اور پھر اودھ کے قصبہ سہالی آیا، خود مولانا عبدالحی لکھتے ہیں:

''ہمارے آباء میں سے بعض لوگ مدینہ طیبہ سے ہرات آئے اور وہاں سے دہلی اور پھر دہلی سے سہالی آئے، یہاں ملا قطب الدین شہید کی قبر ہے۔

مولانا عبدالحئی فرنگی محلی ۱۲۶۴ھ میں شہر باندہ میں پیدا ہوئے، اس وقت آپ کے والد عبدالحلیم صاحب مدرسہ امیر نواب ذوالفقار میں مدرس تھے، مولانا نے خود اپنی تاریخ پیدائش ۲۶/ذو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

القعدہ بروز منگل ۱۲۶۴ھ تحریر کی ہے، آپ کی پرورش علم وعمل اور دین وصلاح کے ماحول میں ہوئی، آپ کے والد خود ایک بڑے عالم دین تھے، اور والدہ ایک بہترین مربیہ اور مذہب کی پابند خاتون تھیں، مولانا نے پانچ سال کی عمر میں حفظ قرآن مجید شروع کیا اور دس سال کی عمر میں فارسی کی بعض ابتدائی کتابوں اور خط نویسی کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کو مکمل کیا اور تراویح سنائی، حفظ کی تکمیل کے بعد صرف ونحو، بلاغت، منطق وفلسفہ، طب، فقہ واصول فقہ، اور حدیث وتفسیر کی درسی کتابوں سے سترہ سال کی عمر تک فارغ ہوگئے۔

۱۲۷۷ھ میں اپنے والد کے ساتھ دکن حیدر آباد چلے گئے، جہاں نواب شجاع الدولہ مختار الملک تراب علی خاں سالار جنگ نے آپ کا بڑا اکرام کیا اور مدرسہ نظامیہ میں تدریس کی ذمہ داری دی، یہاں اپنے والد کے ساتھ دو سال یکسوئی کے ساتھ مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کرنے کا موقع ملا، ۱۲۷۹ھ میں دونوں حضرات حرمین شریفین کی زیارت کے لئے گئے، واپسی کے بعد نظام دکن نے عہدۂ قضا بھی مولانا کے ذمہ کردیا۔

۱۲۸۳ھ میں مولانا کے والد نے نظام دکن سے وطن واپسی کی اجازت لی، اور اپنے وطن میں ایک سال قیام کیا، اس عرصہ میں مولانا عبدالحی کا نکاح کیا، اس وقت مولانا عبدالحیؒ کی عمر ۱۹ سال تھی۔

مولانا پوری زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے، درمیان میں بے شمار جان لیوا امراض کے شکار ہوئے جس سے لوگ آپ کی زندگی سے ناامید ہوگئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید کام کے لئے مہلت دی، اس طرح آپ نے دیگر مشاغل کے ساتھ ساتھ سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب المسلمون فی الھند میں علامہ ہند، فخر المتأخرین امام عبدالحی لکھنوی کی کتابوں کی تعداد ۱۱۰ لکھی ہے، جس میں ۸۶ کتابیں عربی زبان میں ہیں۔

بے شمار کارناموں، علمی وتحقیقی تصنیفات اور مختلف علوم وفنون کی تدریس کے بعد اس عالم ربانی نے صرف ۳۹/سال کی عمر میں ۱۳۰۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا، آپ کے جنازہ میں عوام کے اژدہام کی وجہ سے تین بار نماز ہوئی اور باغ مولوی انوار الحق میں آپ کو دفن کیا گیا، آپ کے شاگرد مولوی عبدالعلی مدراسی کے یہ اشعار آپ کی تربت پر کندہ ہیں:

ایها الزوار قف و اقرأ علی هذا المزار
سورة الاخلاص سبع المثانی والقنوت
فیه عبدالحئی مولانا مام العـــالمین
انه عــلامة فی کل عــــلم بالثبوت
أرخ الأسی أسـیاً آسـیاً فی فوتـــه
مات عبدالحئی والقیوم حی لا یموت
(۱۳۰۴ھ)

مولانا کے بے شمار شاگرد ہوئے جن کی فہرست طویل ہے، اسی طرح آپ کی اہم تصنیفات جن کا شہرہ پوری دنیا میں ہوا، ان کی فہرست بھی طویل ہے، چند اہم تصنیفات کو درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ الآیـات البینـات علی وجود الأنبیاء فی الطبقات
۲۔ الحـواشی علی حواشی الخیالی علی شرح العقائد
۳۔ الحاشیة علی شرح العقائد الفلسفیة
۴۔ الآثار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة
۵۔ الأجوبة الفاضلة للاسئلة العشرة الکاملة
۶۔ التعلیق الممجد علی موطأ الامام محمد
۷۔ خیر الخبر فی أذان خیر البشر
۸۔ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل
۹۔ شرح الحصن الحصین
۱۰۔ ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی
۱۱۔ تحفة الاخبار فی احیاء سنة سید الابرار
۱۲۔ تحفة الثقات فی تفاضل اللغات
۱۳۔ حاشیة علی الجامع الصغیر
۱۴۔ حاشیة الهدایة

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سکھ مت کے بانی گرونانک

جناب غلام نبی کشافی (سری نگر)

میرا آج کا مضمون سکھ مت کے بانی بابا گرونا نک کے بارے میں ہے، چونکہ میرا مزاج دعوتی ہے، اور میں ہمیشہ اپنی تحریروں میں اس کا خاص خیال رکھتا ہوں، اور میرا آج کا یہ مضمون بھی اسی دعوتی مقصد کی خاطر لکھا گیا ہے، اگرچہ مضمون قدرے طویل ہے، لیکن مجھے امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گا۔

سکھ دھرم کے بانی گرونا نک (1469ء- 1538ء) ہندوستان کی ایک معروف شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں، لیکن ان کی زندگی کے بارے میں میرے علم میں اردو زبان میں ہندوستان سے کوئی قابل ذکر کتاب شائع نہیں ہوئی ہے، اور ان کے بارے میں جو کچھ بھی میں نے پڑھا ہے، وہ ہمارے علماء اور اہل دانش کا لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہندوستان سے آٹھ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی " جامع اردو انسائیکلوپیڈیا " کی دوسری جلد میں ایک آدھ صفحہ لکھا ہوا ہے، جس میں گرونا نک کا ذکر آیا ہے، اور جس کا ایک ضروری حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

’’سکھ مذہب کے بانی اور گرو، گرونا نک کی زندگی کے متعلق تحریری مواد بہت کم ملتا ہے، ان کے بارے میں جو روایات سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہیں، ان ہی سے کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں، آپ 15/اپریل 1469ء کو لاہور کے شمال مغرب میں ایک قصبہ رائے بھوئی دی تلونڈی میں پیدا ہوئے، یہ اب پاکستان میں ہے، اور اس کا نام ’’ننکانہ صاحب‘‘ ہے، ان کے والد کا تعلق ہندوؤں کی کھتری ذات سے تھا، انھوں نے ایک کھتری لڑکی سے شادی کی، جس کے دولڑکے ہوئے، شروع میں وہ خاندان کے اور لوگوں کی طرح بیوپار میں رہے، لیکن بعد میں انھوں نے کاروبار وخاندان وغیرہ سب چھوڑ دیا اور حق کی تلاش میں نکل پڑے، مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذہبی مقامات پر گئے، ہندوستان سے باہر افغانستان، ایران وغیرہ کا بھی سفر کیا، ایک روایت کے مطابق انھوں نے مکہ معظّمہ کا بھی سفر کیا‘‘ (جامع اردو انسائیکلوپیڈیا: ج2-ص411، ایڈیشن 2000ء، نئی دہلی)

پاکستان کے سید قاسم محمود گرونا نک کے تلاش حق کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’گھر سے نکل کر پچیس برس تک مختلف مقامات کی سیاحت کرتے رہے، درویشوں کی خدمت میں رہ کر آپ کو بت پرستی کے نقائص اور توحید کی سچائی کا راز مل گیا، چنانچہ آپ نے اس کی تبلیغ شروع کردی، اور لاکھوں آدمی آپ کے مرید ہوگئے‘‘

آخر میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں:

’’آپ کی مرتب کردہ کتاب ’’گروگرنتھ صاحب‘‘ ہے، جو سکھوں کی متبرک مذہبی کتاب ہے، بابا گرونا نک پنجابی زبان کے اچھے شاعر تھے، شاعری میں عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے الفاظ کی آمیزش ہے‘‘ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا: ج 2، ص1508، پاکستانی ایڈیشن)

گرونا نک سکھ مذہب کے بانی تھے، لیکن وہ اہل ہنود کی طرح بت پرستی کے قائل نہ تھے، بلکہ وہ توحید کا عقیدہ رکھتے تھے، جیسا کہ علامہ اقبال (1877ء - 1938ء) نے اپنی ایک کتاب "بانگ درا" میں ایک نظم "نانک" کے عنوان سے لکھی ہے اور جس میں انھوں نے اسی عقیدہ توحید کی وجہ سے گرونا نک کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

واضح رہے کہ علامہ اقبال کی یہ نظم آٹھ اشعار پر مشتمل ہے،

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ اس نظم کے ابتدائی چھ اشعار میں گوتم بدھ کا تذکرہ ایک طرح سے تمہید کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور آخری دو اشعار میں گرونا نک کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس نظم میں گوتم بدھ کے بارے میں جو چھ اشعار ہیں، وہ اس طرح ہیں:

قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی

آہ! بدقسمت رہے آواز حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

آشکار اس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفہ پر ناز تھا

شمع حق سے جو منور ہو یہ وہ محفل نہ تھی
بارش رحمت ہوئی، لیکن زمیں قابل نہ تھی

آہ! شودر کے لئے ہندوستاں غم خانہ ہے
درد انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمع گوتم جل رہی ہے محفل اغیار میں

گوتم بدھ، بدھ مت کے بانی تھے، لیکن ان کے مذہب کو چین، جاپان وغیرہ میں قبول عام حاصل ہوا، مولانا غلام رسول مہر نے اس نظم کی شرح میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں گوتم بدھ نے حسن فکر، حسن عمل، حسن خیال اور مساوات کی تعلیم دی، لیکن افسوس کہ ہندو قوم نے گوتم بدھ کے پیغام کی ذرا پروا نہ کرتے ہوئے اسے پس پشت ڈال دیا۔

لیکن پھر ایک عرصے کے بعد ہندوستان کے اس بت خانہ میں توحید کی کرن نمودار ہوئی کہ ایک خدا پرست انسان گرونا نک پیدا ہوئے، جنہوں نے توحید سے شرک کی اس اندھیری سرزمین میں اجالا کر دیا۔ (مطالب بانگ درا: ص 397 تا 399)

اس نظم کے آخری دو اشعار، جن میں گرونا نک کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یہ ہیں؛

بت کدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا
نور ابراہیم سے آزر کا گھر روشن ہوا

پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے

علامہ اقبال نے ''بانگ درا'' ہی میں ایک اور نظم 'ہندوستانی بچوں کا قومی گیت' کے عنوان سے لکھی ہے، جس کا پہلا شعر یہ ہے:

چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

علامہ اقبال کے مشہور شارح پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے گرونا نک کے بارے میں علامہ اقبال کی نظم کے تحت ایک جگہ پر یہ بات بھی لکھی ہے۔

''اقبال نے اس نظم میں گرونا نک مہاراج کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا ہے، کیونکہ وہ موحد مسلمان تھے، اور انہوں نے ساری عمر توحید ہی کی تبلیغ واشاعت میں بسر کی''

(بانگ درا مع شرح: ص 705)

ایک دانشور اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''گروگرنتھ میں گرونا نک عقیدہ توحید کی اس حقیقت کا اظہار کچھ اس انداز میں کرتے ہیں:

صاحب میرا ایکو ہے
ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے مارے آپے چھوڑے
آپ لیو، دیئے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آپے دیکھے وگے

آپ نظر کریئے

جو کچھ کرنا سوکر رہیا

اور نہ کرنا جائی

جیسا درتے، تیسو کہئے

سب تیری وڈیائی

ترجمہ: میرا مالک ایک ہے، ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہے، وہی مارنے والا اور زندہ کرنے والا ہے، وہی دے کر خوش ہوتا ، وہی جس پر چاہتا ہے اپنے فضلوں کی بارش کر دیتا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے بغیر اور کوئی بھی کر نہیں سکتا، جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے، ہم وہی بیان کرتے ہیں، ہر چیز اس کی حمد بیان کر رہی ہے۔ (گروگرنتھ صاحب، اردو ص 532 بحوالہ گرونانک جی اور تاریخ سکھ مت ص 58۔57)

گوڑھی سکھ منی میں واشگاف الفاظ میں عبادت کے لائق صرف اللہ ہی کو تسلیم کرتے ہیں:

ایکس کے گن گائیو،

انت تن من جاپ۔ اک بھگونت

(گوڑھی سکھ منی محلّہ۔1 ص 330، بحوالہ گرونانک جی اور تاریخ سکھ مت ص 63۔62)

حقیقی تعریف اور عبادت کے لائق اور تن من سے اس کی عبادت کرنی چاہئے۔

جماعت اسلامی ہند کے کئی علماء نے بھی ہندو مذہب، بدھ مذہب اور سکھ مذہب کی کئی اہم شخصیات پر بہت کچھ لکھا ہے، جیسا کہ مولانا محمد فاروق خان نے ہندو مذہب کی کئی شخصیات کے بارے میں چھوٹی چھوٹی کئی کتابیں لکھی ہیں، اور اسی طرح مولانا سید حامد علی مرحوم نے بھی ایک کتاب ''سکھ مت'' کے نام سے لکھی ہے، اس کتاب میں سکھ مت میں اور گرونانک کے تصور توحید کے بارے میں تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ نیز ڈاکٹر محسن عثمانی نے بھی ایک کتاب ''مطالعہ مذاہب'' لکھی ہے، اور حافظ محمد شارق کی "ہندومت، ایک تجزیاتی مطالعہ" بھی ایک قابل قدر کتاب ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ دعوت دین کے بارے میں ایک مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے ادیان و مذاہب اور ان کی اہم شخصیات کے بارے میں جانکاری رکھے، تاکہ اسے دین حق کی بات دوسروں تک پہنچانے میں کبھی اپنی کم علمی اور ناقص معلومات کی وجہ سے کسی ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے، کیونکہ موجودہ دور کے مبلغین اور داعی حضرات کے لئے عالمی مذاہب کا تقابلی مطالعہ ایک ناگزیر ضرورت بن گیا ہے۔

اپیل برائے دعائے مغفرت

سن دو ہزار عیسوی میں کرونا جیسی وبا کے چلتے ہماری ملت اسلامیہ کے اتنی بڑے بڑے تناور درخت جڑ سے اکھڑ گئے، اور اتنی عظیم شخصیات نے ہمیں جدائی کا داغ دیا، کہ ان کے لئے ہم قلم کے آنسو بھی نہیں بہا سکے، بعض لوگوں نے ان کی فہرست سازی کی کوشش کی تو 175 سے زائد نام اس میں شامل ہو گئے، دسمبر کے جاتے جاتے بھی کئی اہم ہستیاں ہم سے جدا ہو گئیں۔

شیخ التفسیر والحدیث ولی کامل مفتی زرولی خاں ۷؍دسمبر کو اس دارفانی سے رخصت ہوئے، وہ ہمہ جہت عظمتوں کے مالک تھے برصغیر کے عظیم مصنف، محدث، مدرس، منتظم، شارح جناب مولانا ابن الحسن عباسی نے ۱۴؍دسمبر کو ہمیں داغ مفارقت دیا، تو پوری علمی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی اور ایک خلا محسوس کیا گیا۔

ضلع سہارن پور پانڈولی کے مدرسہ ناشر العلوم کے ذمہ دار اور علاقہ کے ایک روحانی رہنما مولانا محمد ابراہیم نور اللہ مرقدہ نے ۱۹؍دسمبر کو سفر آخرت اختیار کیا، اور ایک جگہ مزید خالی ہو گئی۔

ہماری دینی دعوتی تحریک اور ارمغان کے ایک بے حد قدردان جناب عبدالعزیز مولوی، بن جناب عبدالغفور سابق صدر قریش بورڈ (یوپی) نے بھی گذشتہ دنوں اس جہاں فانی کو الوداع کہا۔

قارئین ارمغان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مولانا عبدالقدیر قاسمی بدایونی کی وفات

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

مولانا محمد ارمغان بدایونی ندوی
رفیق دارعرفات، تکیہ کلاں، رائے بریلی

قصبہ ککرالہ کی بزرگ ترین ہستی، ضلع بدایوں میں دارالعلوم دیوبند کے قدیم فاضل، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے فیض یافتہ' حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب قاسمیؒ کی رحلت یقیناً ایک بڑا خسارہ اور ایک عہد کا خاتمہ ہے، مولانا کی طبیعت کئی دنوں سے علیل تھی، مگر عیدالفطر کے بعد سے دن بہ دن صحت گرتی ہی چلی گئی، ادھر چند دنوں سے بے ہوشی کی کیفیت تھی اور کھانا پینا بھی تقریباً بند تھا، علی گڑھ اور بدایوں کے ڈاکٹروں کا علاج جاری تھا، مگر طبیعت میں کوئی خاطر خواہ سدھار نہ تھا، یہاں تک کہ ۲؍دسمبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ بوقت ظہر آپ کے وفات کی خبر صاعقہ اثر موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا کا شمار ضلع بدایوں کے قدیم فضلائے دیوبند میں ہوتا ہے، دارالعلوم دیوبند کی اہم شخصیات سے آپ کو استفادہ کے مواقع نصیب ہوئے، آپ کے درسی ساتھیوں میں ملک کی متعدد مایہ ناز شخصیات ہیں، جن میں حضرت مولانا سعید احمد پالن پوریؒ کا نام نامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مولانا کو اپنے اساتذہ اور رفقاء سے غیر معمولی محبت تھی، جب بھی ان کا ذکر چھڑتا تو دیر تک مجلس سجی رہتی اور مولانا اپنی پرانی یادوں سے بیش قیمت باتیں نکال کر سناتے اور سامعین مجلس خوب محظوظ ہوتے تھے۔

تعلیمی مراحل کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنی مصروفیات کا مرکز اپنے وطن ہی کو بنایا، جس وقت مولانا دیوبند سے فارغ ہوکر واپس ہوئے اس وقت ہمارے علاقہ میں خال خال علماء وحفاظ ہوتے تھے، ہندوستان کے دینی مراکز سے اکثر لوگ ناواقف تھے، پڑھنے لکھنے کا مزاج عام نہ تھا۔ مولانا نے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ نئی نسل کو تحصیل علم پر ابھارا اور ان کی بھرپور رہنمائی کی، جمعہ کے خطابات اور دینی جلسوں میں سماجی برائیوں پر نکیر کی اور علاقہ کی ضروریات کے پیش نظر ایک ادارہ کی بنا بھی ڈالی جس کا نام "مدرسہ مفتاح العلوم" رکھا۔ اللہ کا فضل ہے کہ آج ضلع بدایوں میں قصبہ ککرالہ کی اپنی ایک شان ہے، اس چھوٹی سی بستی میں بے شمار علماء وحفاظ ہیں اور پڑھنے لکھنے کا ایک عام رجحان ہے، بلاشبہ حالات کی اس بہتری میں بڑی حد تک مولانا کا درد وسوز پنہاں ہے، تاہم اس بات کا اعتراف بھی ضروری ہے کہ ان حالات کی اصلاح میں علاقہ کی دیگر قدآور شخصیات کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

مولانا نے جن اہم شخصیات سے علم حاصل کیا تھا ان کا فیض آپ کی دعوتی وتعلیمی زندگی میں صاف محسوس کیا جاسکتا تھا، مثلاً: سلف صالحین کی راہ سے ہٹی ہوئی بات ذرا بھی برداشت نہ کرنا، دین میں بے جا توسع پسند نہ کرنا، بے تکلف اور سادہ مزاجی کے ساتھ زندگی بسر کرنا، بڑائی اور شہرت سے بچنا وغیرہ۔

دین کے معاملہ میں مولانا کا مزاج روک ٹوک کا تھا، اگر کہیں کوئی چیز خلاف شریعت نظر آجاتی تو بلاجھجک تنبیہ فرماتے، ایک مرتبہ سیرت کے ایک پروگرام میں راقم بھی ساتھ تھا اور علاقہ کے دیگر علماء بھی اسٹیج پر موجود تھے، ایک نعت خواں نے کوئی نعت پڑھی جس میں ایک شعر محل نظر تھا، نعت خواں ابھی اپنا شعر پورا نہ کرسکا تھا اور نہ ہی اسٹیج پر موجود ہم لوگ پوری بات سمجھ سکے تھے کہ اس سے قبل ہی مولانا نے باآواز بلند سخت لہجہ میں اصلاح کردی۔ اسی طرح تدفین کے مواقع پر آپ کی موجودگی میں اکثر لوگ کوئی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بھی خلاف سنت عمل کرنے سے جھجکتے تھے، کیونکہ آپ بروقت شدت سے ایسے عمل کی مذمت کردیتے تھے۔ مولانا کی طبیعت بدعات ورسومات سے حد درجہ متنفر تھی، انتقال سے چند روز قبل چھوٹے فرزند کے یہاں ولادت ہوئی، مولانا پرغشی کی کیفیت تھی، جب افاقہ ہوا تو اہل خانہ نے خوش خبری سنائی، یہ سن کر مسکرا دیے اور کچھ دیر بعد فرمایا: ولادت کی مناسبت سے ہونے والی کسی بھی قسم کی رسومات ہرگز ادا نہ کی جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا قدیم دیوبندی روایات کے حامل ایک بزرگ شخص تھے، انتقال سے چند ماہ قبل دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد تفسیر مولانا فخرالحسن صاحب ندوی مدظلہ کمرالہ تشریف لائے، تو مولانا ان سے ملاقات کے لیے اپنے ضعف کے باوجود چل کر آئے اور دیر تک ملاقات رہی، درمیان میں آپ نے بزرگان دین کی بہت سی وہ چشم دید باتیں بھی بیان کیں جو شاید ہی کتابوں میں مل سکیں۔ ملاقات کے بعد خود مولانا فخرالحسن صاحب کا بیان ہے کہ ’’مولانا کی نفاست، مزاج کی نازکی، علمی استعداد اور مولانا کے حوصلہ وجذبہ نے مجھے بہت متاثر کیا۔‘‘

سنت پر عمل کا جذبہ، بچوں پر شفقت، نظم ونسق، صفائی ستھرائی، جانوروں سے محبت مولانا کا خاص ذوق تھا۔ اہل خانہ کا بیان ہے کہ اخیر وقت تک کھانے پینے میں سر ڈھکنے کا اہتمام کیا، غیرمسلم کے یہاں کی چیز کھانا کبھی پسند نہ ہوا، کوئی بھی چیز غیر مرتب رکھنا گوارا نہ تھا۔ بکریاں پالنے کا خوب شوق تھا اور ان کو چارہ بھی اپنے ہی ہاتھوں سے دینا پسند تھا، اگر پتوں میں ذرا بھی بو آرہی ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے اور دھل کر کھلاتے، اس سلسلہ میں کسی کا تعاون بھی پسند نہ تھا۔ یوں تو ان کو گھر میں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر انہیں اپنی ذمہ داریاں خود ادا کرنے کا مزاج تھا، اس مرتبہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر طبیعت زیادہ اچھی نہ تھی، مگر پھر بھی عید سے ایک دو روز قبل فجر بعد گھر سے کچھ فاصلہ پر حافظ محمد آصف صوفی جی کے یہاں پہنچے اور قربانی کے لیے جانوروں کی بات کی۔ اسی طرح گھر کی بہت سی ضروریات وہ خود ہی پوری کر لیتے تھے۔

بلاشبہ مولانا کی ذات پورے علاقہ کے لیے سرمایۂ افتخار تھی، بالخصوص دیوبندی مکتبہ فکر کے لیے باعثِ عزو ناز تھی، مولانا ذہین اور پختہ علم تھے، قوت حافظہ بلا کی تھی جو اخیر تک باقی رہی، منحرف افکار کے لوگ مولانا کا سامنا کرنے سے جھجکتے تھے، چہ جائیکہ ان سے علمی بحث کرتے، ایک بار کا ذکر ہے کہ دو مکتبہ فکر کے لوگوں کے درمیان بحث ہوگئی اور قریب تھا کہ فریق مخالف طلاقت لسانی کی بنیاد پر بازی جیت لے جائے، مگر جب مولانا کو اطلاع ہوئی تو مولانا نے ایک ورق پر چند سوالات تحریر کردیے اور ان کے جواب کتاب وسنت کی روشنی میں طلب کیے، جن کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا، بالآخر مولانا کی ذہانت اور علمی استعداد کے سامنے لوگوں کو جھکنا پڑا۔ دوران خطاب مولانا اکثر پرانی کتابوں کا حوالہ دیتے تھے، میرا ذاتی تجربہ ہے کہ کئی بار مولانا نے ان کتابوں کا حوالہ دیا جو شاید ہی فراغت کے بعد مولانا کی نظر سے گذری ہوں، لیکن وہ حوالہ بالکل درست ہوتا تھا۔

آپ محض ایک عالم دین ہی نہیں، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ پورے علاقہ کے لیے ایک علمی و روحانی سرپرست کی حیثیت رکھتے تھے، جن کی آنکھوں نے اکابر علمائے امت کو دیکھا تھا اور بہت کچھ ہندوستان کی تاریخ میں اتار چڑھاؤ کا عینی مشاہدہ کیا تھا، انتہائی افسوس اور غم کا مقام ہے کہ اہل کمرالہ کا ایک قیمتی لعل ان سے رخصت ہوگیا اور ہزار محبتوں کے باوجود انہوں نے اپنا قیمتی سرمایہ زیرزمین دفن کردیا، انتقال کی خبر آناً فاناً سوشل میڈیا کے ذریعہ ہرطرف پھیل گئی اور اس حادثہ کا اثر تقریباً پورے علاقہ میں محسوس کیا گیا، ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے نماز جنازہ ادا کی اور پرنم آنکھوں سے سپرد خاک کیا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خبروں کی دنیا

News World

محمد ادریس ولی اللہی

حضرت داعی اسلام کا امارت شرعیہ پٹنہ میں پروگرام

یکم دسمبر کو مشہور داعی اور جامعہ شاہ ولی اللہ پھلت مظفرنگر کے ناظم مولانا محمد کلیم صدیقی امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مرکزی دفتر پھلواری شریف پٹنہ تشریف لائے، اور یہاں آکر انہوں نے دلی خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ ہمارے لئے پاور ہاؤس کی حیثیت رکھتی ہے، یہاں جو بھی آتا ہے وہ استفادہ کی غرض سے آتا ہے، ہم بھی استفادہ کی غرض سے آئے ہیں، یہ ملت کا عظیم سرمایہ ہے، انہوں نے کہا کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہے، اور سیاسی جماعتوں کی حکومتیں اور سرکاریں کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتی ہیں، اگر ایسا نہیں ہوتا تو دنیا کے اٹھاون سابق صدور اور وزرائے اعظم جیلوں کے اندر قید وبند کی صعوبتیں نہیں اٹھا رہے ہوتے، یہ مجازی سرکار ایک عارضی سرکار ہوتی ہے، اصل حکومت اور قانون اللہ کا ہے، اللہ نے جو دین ہمیں عطا کیا ہے، وہ پوری زندگی کے لئے مشعل راہ ہے، اور جس ملک میں ہم زندگی گذار رہے ہیں یہ ملک بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے، اس ملک کی تقدیر ہماری ذات سے وابستہ ہے، یہاں دعوت وتبلیغ کے بہت مواقع ہیں، جو دنیا کے دوسرے اور ممالک میں نہیں ہیں، ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور نفرت کا جواب محبت سے دیں، اگر ہم داعیانہ کردار کے ساتھ اقدامی سوچ پیدا کریں تو اس کے خوشگوار اثرات ملک میں پڑیں گے۔

قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی اور امارت شرعیہ کے دیگر ذمہ داران نے مولانا کا استقبال کیا، خیر مقدمی کلمات میں مولانا محمد شبلی القاسمی نے مولانا محمد کلیم صدیقی کی دینی ودعوتی خدمات کی ستائش کی، کہا کہ مولانا نے دعوت دین کا جو کام انجام دیا ہے وہ مثالی بھی ہے اور قابل تقلید بھی، مولانا نے کہا کہ امیر شریعت مولانا سید محمد ولی رحمانی نے جہاں امارت شرعیہ کے دوسرے شعبہ میں وسعت وتوانائی بخشی ہے وہیں خاص طور پر شعبہ دعوت وتبلیغ پر خصوصی توجہ فرمائی ہے، حضرت نے اس لاک ڈاؤن کے زمانہ میں بھی چالیس سے زائد مبلغین امارت شرعیہ میں بحال کئے ہیں اور یہ شعبہ روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہیں، اور اس وقت امارت شرعیہ کا یہ شعبہ کافی متحرک وفعال ہے۔

اس مجلس میں مولانا مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ، مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ، مولانا قاضی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت، مولانا سہیل اختر قاسمی نائب قاضی شریعت، مولانا رضوان احمد ندوی، مولانا نورالحق رحمانی وغیرہ اکابر اہل علم شریک تھے۔

میرٹھ دارالقضاء میں حضرت داعی اسلام کا خطاب

۱۹ دسمبر کو دن میں مدرسہ جامعہ مدنیہ میرٹھ میں دارالقضاء کے زیر انتظام جاری اصلاح معاشرہ وشریعت بیداری مہم کے تحت اجلاس عام بعنوان "مسلم سماج میں دارالقضاء کی ضرورت" زیر صدارت داعی اسلام حضرت مولانا کلیم صدیقی منعقد ہوا، حضرت مولانا نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ باہمی تنازعات کو قانونِ الٰہی کی روشنی میں حل کرنے کا مطالبہ تمام مسلمانوں سے ہے، خواہ وہ مسلم ممالک میں آباد ہوں یا غیر مسلم ممالک میں، یا سیکولر اور جمہوری ممالک میں، اسی طرح خواہ وہ اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں، ان پر لازم ہے کہ وہ نظامِ قضاء قائم کریں، مہمان خصوصی ڈاکٹر مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی قاضی شریعت دارالقضاء پھلت نے بھی پروگرام کو خطاب کیا، مولانا قاری شفیق الرحمٰن قاسمی نے پروگرام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی، قاری محمد عفان قاسمی نے کلمات تشکر پیش کئے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فقہی مسائل

مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی

س: اگر کسی کا رشتہ دار فوت ہو جائے تو میت کا حق ہے کہ دفنانے کے بعد اتنی دیر تک قبر پر بیٹھا جائے جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم نہ کر دیا جائے۔ کیا یہ کوئی حدیث ہے، اس سلسلہ میں رہنمائی مطلوب ہے؟

ج: فقہاء نے فرمایا: مستحب یہ ہے کہ تدفین سے فارغ ہو کر قبر کے پاس (کم از کم) اتنی دیر ٹھہرا جائے کہ ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکے اور اس دوران میت کے لیے منکر نکیر کے سوالات کے جواب میں ثبات قدمی اور مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور قرآن پاک پڑھنا چاہیے، جیسے میت کے سرہانے سور بقرہ کی ابتدائی آیتیں اور پائینتی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنی چاہیے۔ احادیث مبارکہ میں اس سلسلہ کی تفصیلات موجود ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت کی تدفین کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اللہ تعالی سے اس کیلئے (منکر نکیر کے سوالات کے جواب میں) ثبات قدمی کا سوال کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔ (سنن ابوداؤد)

(۲): حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اسے روک کر مت رکھو اور جلد از جلد اسے اس کی قبر تک پہنچاؤ اور (دفن کے بعد) اس کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں (شروع سے ھم المفلحون تک) اور پائینتی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں (آمن الرسول سے آخر تک) پڑھی جائیں اور بیہقی نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ (شعب الایمان، بحوالہ: مشکوۃ شریف، ص۹۴۱)

(۳): حضرت عمرو بن العاصؓ نے سکرات کی حالت میں اپنے بیٹے سے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی نہ جائے اور نہ آگ، اور جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا، اس کے بعد میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر ٹھہرو کہ ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکے تا کہ تمہاری وجہ سے مجھے انس رہے اور میں جان سکوں کہ میں اپنے پروردگار کے فرشتوں کو کیا جواب دے رہا ہوں؟ (مسلم شریف)

س: کچھ عاملین نماز میں سورتوں کو دوہرا کر پڑھنا بتاتے ہیں تو کیا نفل اور فرض نمازوں میں سورتوں کو دوہرا سکتے ہیں مثلا تین بار سورہ فاتحہ اور چاروں قل وغیرہ۔

ج: فرض کی اول کی دو رکعتوں میں اور سنن و نوافل کی چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کی تکرار سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، الا یہ کہ سورہ فاتحہ کو مکرر سورہ کے بعد پڑھا جائے، اس کے علاوہ سورتوں کا تکرار فرائض میں مناسب نہیں، نوافل میں گنجائش ہے۔ (حاشیہ الطحاوی علی المراقی: ۳۵۲)

س: قسم ٹوٹ جانے کا کفارہ کیا ہے؟

ج: آج کے دور میں قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے، البتہ اگر کوئی شخص ایسا فقیر ہو کہ اس میں کھانا کھلانے کی استطاعت ہی نہ ہو، تو وہ ایک قسم توڑنے کے بدلے میں لگا تار تین روزے رکھ سکتا ہے۔

عن یعلی ابن عطاء عمن سمع أبا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول: إنما الصوم فی کفارۃ الیمین علی من لم یجد۔ (المصنف لابن أبی شیبۃ ۷/۶۱۴ رقم: 12696)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کتاب نما

نام کتاب : تذکرہ حافظ محمد انس حقانی مرحوم
مرتبین : مولانا حمید اللہ قاسمی، قاری مختار احمد کریمی
صفحات : 240 قیمت : درج نہیں
شائع کردہ : انجمن یادگار انس حقانی، دہرہ دون
ملنے کا پتہ : مرکز احیاء الفکر الاسلامی، پوسٹ مظفر آباد ضلع سہارن پور (یوپی) 247129

یہ کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ دہرہ دون کے مشہور عالم دین مولانا رسال الدین احمد حقانی ندوی کے فرزند اکبر حافظ محمد انس حقانی کی اچانک وفات پر اہل تعلق کے مضامین اور تعزیت ناموں کا مجموعہ ہے، مرحوم ۴ر شوال المکرّم ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۹۹ء کو جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے، حفظ وناظرہ کی تعلیم اپنے علاقہ میں اور جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارن پور میں حاصل کی، پھر مدرسہ ضیاء العلوم میدان پور تکیہ کلاں رائے بریلی (یوپی) داخلہ لیا اور دلچسپی کے ساتھ اپنے تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھا، اور ایک محنتی طالب علم کی حیثیت سے اپنی شناخت بنائی، مرحوم درجہ ثانویہ سادسہ میں زیر تعلیم تھے، قریب میں دریائے سئی واقع ہے جس میں خدا معلوم کس طرح ان کے ڈوبنے کا حادثہ جانکاہ پیش آگیا، حافظ محمد انس حقانی خوش اخلاق، خدمت گزار، وفا شعار، خاندان کا ہر دل عزیز اور اساتذہ کی شفقتوں سے مالا مال بچہ تھا، کم عمری کے باوجود اس کے اندر ذوق مطالعہ اور علمی استعداد موجود تھی، اور ان کے اہل خانہ اور اساتذہ کو ان سے بڑی توقعات وابستہ ہوگئی تھیں۔

اس کی المناک موت پر مولانا رسال الدین حقانی کے بہت سے اہل تعلق نے تعزیتی خطوط لکھے، اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں، ''ماہنامہ نقوش اسلام'' جو مرکز احیاء الفکر الاسلامی کے زیر انتظام مظفر آباد ضلع سہارنپور سے علمی و دینی اور اصلاحی مجلّہ شائع ہوتا ہے اس نے مرحوم کے تعلق سے لکھے گئے مضامین ومراسلات کو یکجا کر کے ایک خصوصی شمارہ شائع کیا۔

زیر نظر کتاب اُسی مجلّہ میں شائع ہونے والے مضامین کا نقش ثانی ہے جو نقش اول سے بہتر، جامع، دیدہ زیب اور کئی نئے واہم مضامین کے اضافہ کے ساتھ انجمن یادگار انس حقانی، دہرہ دون کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بہت سی کام کی باتیں، اور زندگی کی بے ثباتی کے تعلق سے عبرت وموعظت کے کئی پہلو پیدا ہوگئے ہیں۔

مولانا رسال الدین احمد حقانی کے پیش لفظ، مولانا حمید اللہ قاسمی کے عرض حال اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے روح رواں اور ناظم حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ اور اس کے مہتمم حضرت مولانا سعید الرحمٰن ندوی مدظلہ کی خوبصورت تحریر سامی سے شروع ہونے والی یہ کتاب ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے، مولانا سید شاہ مصطفیٰ رفاعی جیلانی، پیر جی حافظ حسین احمد بوڑیوی، مفتی خالد سیف اللہ گنگوہی، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا سید بلال حسنی ندوی، مولانا عبد السبحان ناخدا ندوی، مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی اور دیگر اہل علم وقلم کے بیش قیمت تعزیتی مضامین ومراسلات نے کتاب کی اہمیت اور نافعیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ کسی نو عمر، حافظ قرآن، عربی درجات کے ایک مبتدی طالب علم پر پہلی بار اتنی عمدہ اور ضخیم کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ اتنی اہم شخصیات کا ایک کم عمر طالب علم کے لئے خوبصورت احساس واظہار اور دعائیہ کلمات فالِ نیک ہے۔ کتاب مفید اور نافع ہے، اس لئے اس کے مطالعہ کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

تعارف : مولانا ناصر الدین مظاہری

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

"جب اس سے مانگا جاتا ہے نا پھر شک میں نہیں پڑتے کہ وہ قبول نہیں کرے گا بس سب کچھ اس پر چھوڑ کر انتظار کرتے ہیں''

اس کے لہجہ میں یقین ہی یقین تھا، میں اس کے چہرہ کو تکتا رہ گیا کہ اس سے پہلے اللہ پر اتنا یقین شاید ہی کسی میں دیکھا ہو۔

تین دن مزید گزر گئے، اس دوران اس کے گھر والے بھی اس سے ملنے آئے تھے، وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، ماں کا رو رو کر برا حال تھا لیکن اس کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی تھی، وہ مسلسل سمجھاتا رہا کہ میں نے اللہ کے سامنے عرضی رکھ دی ہے اسے پتہ ہے میں بے گناہ ہوں دیکھ لیجئے گا وہ مجھے کچھ نہیں ہونے دے گا۔

میں نے اللہ پر اتنا یقین اس سے پہلے صرف پڑھا ہی تھا لیکن کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے دل میں اب اس کے لیے عقیدت کے جذبات پیدا ہونا شروع ہوگئے تھے۔ شاید اللہ کی محبت ہوتی ہی ایسی ہے جو پتھر دل کو بھی پگھلا دیتی ہے۔

اور پھر جب اسے عدالت میں پیش کیا جانا تھا اس سے ایک دن پہلے یہ عجیب واقعہ ہوا۔

جس شخص نے خود قتل کرکے الزام اس پر لگایا تھا وہ اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کے ساتھ گاڑی میں کہیں جا رہا تھا کہ اسے ایک خوفناک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجے میں اس کی بیوی اور بچہ تو موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے جبکہ اسے شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا، کافی گھنٹوں بعد ہوش میں آنے کے بعد اسے بیوی اور بچے کے مرنے کی خبر ملی تو اس کی حالت اور بگڑ گئی۔

اسی جاں کنی کے عالم میں اسے کچھ یاد آیا، اس نے چیخ کر قریب موجود ڈاکٹر کو اس کی ویڈیو بنانے کا کہا، بار بار اصرار پر ڈاکٹر نے نرس کو ویڈیو بنانے کا اشارہ کیا تو اس نے ویڈیو میں بڑی مشکل سے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس نوجوان کو بے گناہ قرار دے کر ہاتھ جوڑ کر معافی بھی مانگی۔

اس نے ڈاکٹر سے وعدہ لیا کہ وہ یہ ویڈیو ضرور پولیس اسٹیشن لے کر جائے گا، شاید بیوی بچے کے مرنے کے بعد اور اپنی حالت کا علم ہو جانے کے بعد وہ اس گناہ کو ساتھ لے کر مرنا نہیں چاہتا تھا

ادھر ویڈیو پولیس اسٹیشن پہنچی ادھر وہ آدمی مر گیا۔

آج عدالت میں اس کی پیشی تھی، عدالت کے سامنے اس کی بے گناہی کا ناقابل تردید ثبوت ویڈیو کی شکل میں موجود تھا، لہٰذا اسے باعزت بری کر دیا گیا۔

میں کمرہ عدالت میں کھڑا گم سم سا سوچ رہا تھا کہ اللہ ان بندوں کی جو صحیح معنوں میں اس پر ایمان لاتے ہیں ان کی ایسے بھی مدد کر سکتا ہے۔

اس کی ہتھکڑیاں کھول دی گئی تھیں ماں روتے ہوئے اس سے لپٹ گئی تھی باپ کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔

آج اس کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے، شاید اس وجہ سے کہ اللہ نے اسے ان حالات میں تنہا نہیں چھوڑا تھا اور اس طرح سے اس کی مدد کی تھی جس کا کسی کو وہم وگمان تک نہ تھا۔

اور مجھے یاد ہے مجھ سے ملنے کے بعد جب وہ جانے لگا تھا تو میں نے اسے کہا تھا کہ وہ کوئی ایسی بات بتا کر جائے جسے میں ہمیشہ یاد رکھوں۔

تو اس کے الفاظ تھے۔

"اللہ سے بڑھ کر کوئی ہمدرد اور دوست نہیں، جب بھی کوئی مشکل پیش آئے اسی سے مانگیں اور پھر یقین بھی رکھیں کہ وہ قبول کرے گا، وہ محض کسی سوچ یا تصور کا نام تو ہے نہیں، بلکہ وہ تو ایک زندہ حقیقت ہے، وہ اس وقت بھی ہمارے ساتھ ہے، شہ رگ سے بھی قریب، وہ ہمیں دیکھتا رہتا ہے کہ مشکل میں ہمارا ردعمل کیا ہوگا، اور جو اس سے مانگ کر شک میں نہیں پڑتے، اللہ بھی انھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا، ایسے طریقوں سے اس کی مدد کرتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے"

وہ اب واپس جا رہا تھا اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں آج ہی مسلمان ہوا ہوں یا جیسے میں نے آج اپنے اللہ کو پا لیا ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آخری صفحہ

اللہ پر یقین کی طاقت

وہ اپنی زندگی میں ایمانی انقلاب کی داستان مجھے یوں سنا رہا تھا" حوالات کی سلاخوں کے پیچھے سے میں اسے نماز پڑھتا دیکھ رہا تھا۔ وہ پچیس چھبیس سال کا خوبصورت نوجوان قتل کے مقدمے میں دو دن پہلے ہی یہاں لایا گیا تھا جہاں سے چند دن بعد عدالتی کاروائی کے بعد اسے جیل منتقل کیا جانا تھا، اس کے خلاف کیس کافی مضبوط تھا اس لیے گمان غالب تھا کہ ایک دو پیشیوں کے بعد ہی اسے سزائے موت سنا دی جائے گی۔

میں ایک پولیس والا ہوں، اور پہلے دن سے ہی میرا رویہ اور لہجہ اس کے ساتھ کافی سخت رہا تھا۔لیکن اس کے لبوں پر ہمیشہ ایک دل موہ لینے والی مسکراہٹ ہوتی تھی اور ہمیشہ وہ مجھے بڑا سمجھتے ہوئے ادب سے اور نرم لہجے میں بات کرتا تھا، اور مجھ جیسا سخت انسان بھی دو دن میں ہی اس کے اچھے اخلاق کے سامنے ہار گیا تھا

اب وہ سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگ رہا تھا۔ میں اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ اس طرح خشوع و خضوع سے دعا مانگ رہا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے وہ جس سے مانگ رہا ہے وہ اس کے بالکل سامنے بیٹھا ہو۔

دعا کے بعد اس کی نظر مجھ پر پڑی تو اس کے لبوں پر پھر وہی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ اٹھ کر میرے پاس آیا اور ہمیشہ کی طرح میرا حال احوال پوچھا۔ آج خلاف معمول میرا لہجہ کافی نرم تھا۔

باتوں کے دوران میں نے اس سے پوچھا کہ کیا واقعی اس نے قتل جیسا جرم کیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس کی معصومیت سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ قتل جیسا جرم کر سکتا ہے۔

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے، تو میں ایسا گھناونا جرم کیسے کر سکتا ہوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر؟" میں نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"جب اللہ اس دنیا میں کسی کو اختیارات دیتا ہے تو اکثر لوگ بھول جاتے ہیں کہ یہ اختیارات اللہ کی طرف سے امانت ہیں۔ وہ ان سب کو اپنا کمال اور حق سمجھ بیٹھتے ہیں۔

میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہمارے علاقے کے ایک با اثر انسان نے قتل کر دیا اور اتفاق سے میں وہاں سے چند قدم ہی دور تھا، اس نے الزام مجھ پر لگا دیا، جھوٹے گواہ بھی تیار کر لیے گئے اور میں یہاں آ گیا"

مجھے دکھ سا ہوا۔

"تو تمہارے گھر والوں نے کچھ نہیں کیا؟"

" گھر والوں نے اپنی سی کوشش کی لیکن وہی بات اس معاشرے میں لوگ بھی ڈر کے مارے اسی کا ساتھ دیتے ہیں جو طاقتور ہو"

وہ پھر سے مسکرایا تھا۔

مجھے اس کے سکون کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔

" تمہیں ڈر نہیں لگتا کہ ہو سکتا ہے کچھ دنوں تک تمہیں موت کی سزا سنا دی جائے؟"

"اِن شاء اللہ مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے اس کے آگے اپنی عرضی رکھ دی ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑے بادشاہ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔"

اس نے پُر یقین لہجے میں جواب دیا۔

میں نے پھر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں اپنے اللہ کی بات کر رہا ہوں۔ اسے میری بے گناہی کا علم ہے اور وہ مجھے کچھ نہیں ہونے دے گا"

اس کے ہر ہر لفظ سے محبت ٹپک رہی تھی۔

" تمہیں یقین ہے کہ دعا سے کام ہو جائے گا؟ اگر نہ ہوا تو؟ میں نے پوچھا۔

بقیہ صفحہ 39 پر ملاحظہ کریں

مولانا محمّد کلیم صدیقی